REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R. 61/57

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۶ — شمارہ ۵۰

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۲ روپے
ممالک غیر [بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپے]
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian. 143516.

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۸ ہجری — ۱۰ فتح ۱۳۶۶ ہش — ۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء

جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کیلئے ضروری ہدایات

ماخوذ از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۱۷ ؍ وفا ؍ (جولائی) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء کے بابرکت ایام کی قربت کے پیش نظر حضور نے میزبانوں اور مہمانوں کو درج ذیل ہدایات فرمائیں:-

(۱)- انتظامیہ میں اس بات کو داخل کیا جائے کہ نظام تربیت موجود ہو (جو قادیان اور ربوہ میں بھی ہوا کرتا تھا) جو نوجوان نسلوں کی تربیت کے لئے اپنے ساتھ نسبتاً معمر دوستوں کی ٹیم بنائے۔ اور نظام تربیت کو قائم کرے۔ کیونکہ نئے آنے والے بھی تربیت کے محتاج ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے، وہ سلوک کرنے والے بھی تربیت کے محتاج ہیں۔ نئے آنے والوں کی تالیف قلب ہونی چاہیئے۔ اور ان کو اجنبی اور غیر سمجھ کر چھوڑ نہ دیں۔ علاوہ ازیں احمدی روایات کی پابندی کرنی چاہیئے۔

(۲)- کارکنان میں نوسلموں کے نام بہت کم ہیں۔ اس لئے ان پر ذمہ داری ڈالنی چاہیئے کیونکہ جب کوئی ذمہ داری سے باہر ہوتا ہے تو بالعموم وہ تنقید کی نظر سے دیکھتا ہے اور جب وہ ذمہ داری سنبھالتا ہے تو لوگ اس کو تنقید کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اُسے دفاع کرنا ہوتا ہے۔ اُسے انتظامی مشکلات کا علم ہوتا ہے اور علاوہ ازیں اس کی تربیت بھی ہوتی ہے۔ اور انتظام سے بھی واقفیت ہو جاتی ہے۔ ان کو زیادہ سے زیادہ شعبوں کی تربیت دی جائے تاکہ ان میں اجتماعی انتظامی صلاحیت پیدا ہو۔

(۳)- جلسہ سالانہ کے ایام میں نمازوں کی خاص طور پر نگرانی کی جائے۔ اور جب نمازیں کھڑی ہو جاتی ہیں تو کوئی نماز سے باہر نہ ہو (سوائے ان کے جو ڈیوٹیوں پر ہیں) اور خاص طور پر فجر کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ یورپ میں موسم کی تبدیلی کی وجہ سے راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ اور صبح اٹھنے میں مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے اطفال کے گروپ (GROUPS) صلّ علیٰ کے گیت گا کر لوگوں کو نماز کے لئے بیدار کریں۔ یہ روایتی نغمے جو حضرت مسیح موعود کے عشق میں گائے جاتے ہیں وہ بانی دیں اسی ضمن میں بیرونی ملکوں سے یہاں آنے والے ان کو یہ کام دیں۔

(۴)- اس جلسہ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اس لئے اسلامی روایات کو زندہ کرنا چاہیئے اور حسین پہلوؤں کا اضافہ ہونا چاہیئے۔ اس جلسہ کو زیادہ سے زیادہ پہلوؤں سے اور شدت کے ساتھ روایتی بہترین جماعتی مرکزی جلسوں کا نمائندہ بنانے کی کوشش کریں۔

(۵)- کارکنان کو دعا کی طرف توجہ دلانی چاہیئے اور ہر منتظم اپنے شعبے میں دیگر امور کے علاوہ دعا کی طرف بھی توجہ دلائے کیونکہ اس سے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑتی ہے۔

(۶)- نوجوان مبایعین (باہر سے آنے والے) نوجوانوں سے ڈیوٹیاں لیتے وقت اس بات کا خیال رکھیں، کہ نہ وہ نمازوں سے محروم رہیں اور نہ ہی جلسہ سے محروم رہیں بعض انتظامات جو جلسہ سے الگ ہونا ممکن نہیں وہاں لاؤڈ سپیکر (باقی ص ۱۰)

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ ؍ فتح (دسمبر) — سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور انور کو ہر گام پر کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان و احباب کرام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

اسیران راہ مولیٰ

خصوصی درخواست دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیران راہ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ یہ تمام اولوالعزم احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیر کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کر کے ان تمام احباب کو اپنے بے پایاں فضل سے نوازتا چلا جائے۔

یہ احباب ہیں: سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی۔ ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم حاجی محمد دین صاحب، مکرم محمد حاذق صاحب، مکرم عبد القدیر صاحب، مکرم نثار صاحب۔ نیز کوئٹہ کے (باقی ص ۔ پر)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہو گا

مرزا احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

قبولیتِ احمدیت کا ایک ایمان افروز واقعہ

بارکنگ (انگلستان) کی ایک خاتون مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ ایم اے۔ ایل ایل بی نے حال ہی میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ گذشتہ دنوں محمود ہال لندن میں لجنہ اماء اللہ یو۔کے کے زیر انتظام منعقدہ تبلیغی کلاس میں متعلمات کی خواہش پہ موصوفہ نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعہ پر مشتمل ایک مضمون پڑھ کر سنایا ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۲۲ مئی ۱۹۸۷ء کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہے ——————— (ایڈیٹر)

زندگی بخشی جامِ احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمد ہے

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمد ہے

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمد ہے

میں اپنے مضمون کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام سے کرتی ہوں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن میں ہم آسمان سے وحی کریں گے) کتنی بانصیب ہیں وہ روحیں جن کو خدا اپنے خاص فضل و رحم سے نوازتے ہوئے جہالت و تاریکی سے نکالتا اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشتا ہے۔ کتنی انعام یافتہ ہیں وہ روحیں جن کے دلوں میں خدا حق کی پہچان کی تحریک پیدا کرتا ہے اور پھر ان کی رہنمائی اس طرح کرتا ہے کہ حق کی جستجو رکھنے والا سچائی کو ڈھونڈنے والا بالآخر اپنی منزل کو پالیتا ہے۔

میرے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی اصل بنیاد وہ خدائی اشارہ اور وہ خدائی رہنمائی تھی جو ایک مبارک خواب تھی جو آج سے تقریباً دو سال پہلے میں نے دیکھا۔

اس سے پیشتر کہ میں وہ خواب آپ کو سناؤں، ضروری سمجھتی ہوں کہ اس سے پہلے کے کچھ واقعات مختصراً عرض کر دوں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے سے قبل میں اس فرقہ سے تعلق رکھتی تھی جو سنی فرقہ کہلاتا ہے۔ میں یہ ایمان رکھتی تھی کہ آنحضرتؐ خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں یعنی ختمِ نبوت کے یہ معنی لیتی تھی کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہے اور رہتی دنیا تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

اپریل ۱۹۸۶ء میں لندن آئی۔ ہمارے گھر سے قریب ہی میری ایک کزن (مسز اکرم) جو کہ احمدی ہیں رہتی تھیں۔ میرا ان کے ہاں بہت آنا جانا تھا لیکن باوجود قربت کے ہمارے درمیان احمدیت کے بارہ میں کبھی گفتگو نہ ہوئی تھی۔ اتفاق سے ایک روز ہم دونوں میاں بیوی شام کو اُن کے ہاں گئے تو وہاں کچھ خواتین جمع تھیں۔ پتہ چلا کہ ان کے ہاں جماعت کی میٹنگ ہے۔ ہم نے واپس آنا چاہا مگر میری کزن نے اصرار کیا کہ میں بھی میٹنگ میں شمولیت کروں۔ اور یہ دیکھوں کہ وہ کہاں تک غلطی پر ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کی میٹنگ میں شرکت کی اور بہت اچھے تاثرات لیکر واپس لوٹی۔ چونکہ مجھے مطالعہ کا شوق ہے اس لئے اس دفعہ اپنی کزن سے کچھ دینی کتب حاصل کیں اور پڑھنے سے دلچسپی مزید بڑھی۔ "مسیح ہندوستان میں" پڑھنے کے بعد میرا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا جو حضرت عیسیٰؑ کے متعلق تھا کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ اور اب دوبارہ نازل ہوں گے۔ اسی طرح امام مہدی کے نزول کے متعلق جو کچھ سن رکھا تھا، سب بے وزن سے قصے محسوس ہونے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ میرا ایمان متزلزل ہو گیا ہے۔ کلام اتنا پراثر تھا کہ پڑھے بغیر چین نہ آتا تھا۔ اور بے اختیار یہ دعا نکلتی تھی کہ خدایا میرا دل اور ذہن یہ مانتا ہے کہ یہ شخص (حضرت مسیح موعودؑ) سچا ہے۔ تو میری رہنمائی فرما۔ میری عقل محدود ہے۔ تو میرے ایمان کو کمزور ہونے سے بچا۔ اگر یہ شخص اور اس کا کلام سچا ہے تو مجھے بتا۔ الحمد للہ میرے خدا نے بہت جلد میری دعا سن لی معمول کے مطابق میں پھر کچھ کتب اپنی کزن سے لے کر آئی لیکن اس روز کتابوں کو کھول کر نہیں دیکھا اور نہ پڑھا۔ سوچا کہ اگلے روز مطالعہ شروع کروں گی۔ اسی رات میں نے خواب دیکھا۔ اس میں اپنے آپ کو ایک بہت بڑی عمارت کے گیٹ پر کھڑے ہوئے پایا۔ عمارت کو باہر سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ عمارت بالکل نئی تیار ہوئی ہے پلاسٹر وغیرہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد جب اندر داخل ہوتی ہوں تو بجائے کمروں کے کچھ ہال دکھائی دیتے ہیں۔ فرش پر نظر پڑی تو دیکھتی ہوں کہ سیمنٹ وغیرہ ڈالا جا چکا ہے اور ابھی گیلا ہے۔ مشین سے رگڑنے پر ابھی گیلا پن آتا ہے۔ ہال کی تعمیر ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ ایک طرف بہت خوبصورت دیوار پر ایک بڑے عالم صاحب کا فوٹو لگا ہے۔ میں دوبارہ باہر گیٹ پر آتی ہوں اور بڑا فخر محسوس کرتی ہوں کہ یہ عمارت ہماری ہے۔ اچانک سامنے سڑک پر ایک سرخ رنگ کی کار آکر رکتی ہے اور اس میں سے ایک بزرگ نکل کر میری طرف آتے ہیں۔ میں انہیں بڑے غور سے دیکھتی ہوں۔ لیکن پہچان نہیں سکی کیونکہ پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔ وہ بڑے خوبصورت جسم کے مالک ہیں۔ سر پر پگڑی ہے۔ بہت بارعب چہرہ ہے۔ میرے منہ سے اچانک یہ نکلتا ہے کہ کوئی رئیس آگیا ہے۔ دل میں بہت فخر، خوشی اور تقویت محسوس کرتی ہوں۔ اتنی دیر میں وہ میرے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں ان کے چہرے کو دیکھتی ہوں مجھے ان کے چہرے پر انتہا کی حد تک سنجیدگی ہے۔ وہ مجھ سے مخاطب ہوئے اور میں ان سے مخاطب ہوئی۔ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس بلڈنگ کے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا اور وہ بزرگ اندر چلے گئے۔ اس وقت میرے دل میں جو فخر و تقویت محسوس ہوا۔ اسی کیفیت میں میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو رات کے دو بجے ہیں۔ میں انتہائی خوفزدہ ہوئی کہ نجانے یہ کیا خواب ہے کیونکہ انہی دنوں میری بڑی بہن کی وفات ہو چکی تھی لہٰذا اس خواب سے سخت خوف زدہ اور وہم میں مبتلا ہو گئی۔ سارا دن پریشانی رہی۔ شام کو میرے شوہر کام پر چلے گئے تو میں نے سوچا کہ جو کتب میں لائی تھی ان میں سے کوئی لیکچر پڑھتی ہوں۔ چنانچہ میں نے ایک کتاب نکالی جو کہ درثمین تھی ارادہ کیا کہ دیکھتی ہوں کہ آپ کی شاعری کیسی ہے۔ جیسے ہی اسے کھولا تو حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ پہلے ہی صفحہ پر اسی ہستی کی تصویر تھی جنہیں رات خواب میں دیکھا۔ اس خواب کے بعد میرے دل میں آپ (حضور اقدسؑ) کے بارہ میں انتہائی عقیدت و احترام پیدا ہو گیا۔ چنانچہ میری اپنی کزن کی وساطت سے ۱۹۸۶ء میں پہلی مرتبہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقات کی۔ غالباً نومبر یا دسمبر کا مہینہ تھا۔ میں ان کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی۔ ۱۹۸۶ء میں سالانہ جلسہ کے موقع پر میرے چچا عزیز لاہور سے آئے اور تقریباً تین ماہ ہمارے ہاں قیام کیا۔ اس دوران تقریباً ہر دوسرے تیسرے روز ان سے کسی نہ کسی مذہبی موضوع پر بات چیت ہو جاتی اور میری معلومات میں اضافہ ہوتا گیا۔ وہ لوگ چونکہ پچھلی کئی نسلوں سے ہمارے ساتھ رہتے تھے میں نے انہیں صوم و صلوٰۃ کا پابند باخلاق پایا نیز کبھی ایسی بات اُن میں نہ دیکھی جو قرآن و سنت کے منافی ہو اور بدعقیدہ سے بیزار پایا۔ مختصراً یہ کہ اسی فیملی کی ایک خاتون کی وساطت سے ایک احمدی مبلغ ہمارے ہاں تشریف لائے...... اور وہ شکوک و شبہات جو طویل مطالعہ اور احمدیوں کی صحبتوں سے ذہن سے کلیتہً دور نہ ہو سکے وہ خدا کے فضل سے ان کی تبلیغ سے آہستہ آہستہ دور ہوتے گئے۔ ہر مہینے گھر لگائے ویڈیو کیسٹس دین جو بانی بڑے شوق سے دیکھیں اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ اگر تعصب اور ضد نے انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابل فیصلہ نہ بنا دیا ہو تو طویل مطالعہ احمدیوں کی صحبتیں اور تبلیغ انسان کو کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

احمدیت کا جو نقشہ اب میرے ذہن میں تیار ہوا ہے وہ یہ ہے۔

احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول اکرمؐ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جماعت احمدیہ کے مطابق خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں وہ نہ تو قرآن کریم کی اس آیت پر چسپاں ہوتے ہیں۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۰ اور نہ ہی ان سے رسول کریمؐ کی وہ عزت و شان ظاہر ہوتی ہے جس عزت و شان کی طرف اس آیت قرآن میں اشارہ ہے۔ احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں سے انکاری ہیں جو غلطی سے عام مسلمانوں میں رائج ہو چکے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں:

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرتؐ کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی کبھی میں یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

قصہ مختصر یہ کہ ۲۴ نومبر کو میں نے حضرت صاحب سے ملاقات کی اور ملاقات کے دوران یہ فیصلہ کر لیا کہ میں احمدیت کو سچائی کے طور پر تسلیم کر لوں۔ چنانچہ اسی وقت باہر آ کر میں نے بیعت فارم مکمل کیا اور سلسلہ احمدیہ میں خدا کے فضل سے شامل ہو گئی۔ اس کے بعد میرے شوہر نے بیعت کی۔ میرے دو کزن اور ان کی بہن جو کہ بریڈفورڈ میں ہیں نے بیعت کی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدی مبلغین کے کلام کو اور زیادہ پر اثر بنائے اور دین اسلام کی ان بے لوث خدمت گاروں کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں نصیب کرے۔ آمین

خطبہ جمعہ

اپنے دل میں یہ شعور بیدار کریں کہ خدا آپ سے پیار کرنا چاہتا ہے

پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس شان سے آپ کی دعاؤں کو قبول کرتا اور اپنے پیار کا اظہار کرتا ہے

یہی وہ ایک راہ ہے جس راہ سے آپ اپنی اور اس ملک کی حالت بدل سکتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء بمقام بیت الظفر نیویارک (امریکہ)

محترم عبد الحمید صاحب غازی ۱۶ گرین ہل روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:-

گزشتہ مرتبہ جب مجھے امریکہ آنے کی توفیق ملی تھی، یہ ۱۹۷۸ء کے وسط کی بات ہے، گویا تقریباً ۹ سال گزر چکے ہیں۔ گزشتہ مرتبہ اگرچہ میرا سفر انفرادی حیثیت سے تھا لیکن طبعاً جماعت کی محبت کے نتیجے میں کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا جس میں کسی جماعت سے ملاقات ہو سکتی ہو اور رہ گئی ہو۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں مجھے تفصیلاً ان جماعتوں، جو موجود جماعتیں تھیں، ان میں سے بھاری اکثریت سے تعارف حاصل ہوا، اور شاید ایک یا دو مقامات ایسے تھے جہاں جماعت تو تھی لیکن مجھے جانے کا موقعہ نہ مل سکا اور جہاں بھی گیا، وہاں انفرادی طور پر بھی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے، دوستوں سے واقفیت حاصل کرنے کی توفیق ملی اور زیادہ قریب سے یہاں کے مسائل کو سمجھنے کی بھی توفیق ملی۔ اگرچہ اس سفر میں ابھی مجھے امریکہ آئے ہوئے صرف دو روز ہوئے ہیں، اس لئے تفصیلاً موازنہ تو میں نہیں کر سکتا۔ یہ سفر تو جوں جوں آگے بڑھے گا، زیادہ موقعہ ملے گا دوستوں سے ملنے کا، ان کے حالات تفصیل سے معلوم کرنے کا، ان کے چہروں، بشروں سے اندازے لگانے کا۔ اس وقت نسبتاً زیادہ قطعی طور پر میں موازنہ کا اہل ہو سکوں گا۔ لیکن سردست

یہ خوشکن پہلو تو بالکل ظاہر و باہر ہے

کہ گزشتہ دورے کے مقابل پر آج امریکہ کی جماعتوں کو بہت زیادہ مستحکم مراکز حاصل ہو چکے ہیں۔ اور بالعموم نظام جماعت سے وابستگی کے معیار میں بھی، نمایاں اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے چہرے ہیں جو آج میں دیکھ رہا ہوں۔ جو میرے لئے اس پہلو سے نئے ہیں کہ گزشتہ سفر میں وہ دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ بھی ہے کہ میرا پہلا سفر محض انفرادی حیثیت سے تھا اور باہر کے رہنے والے دوستوں کے لئے نہ ضروری تھا، نہ ان کے دل میں کوئی طبعی خواہش تھی کہ وہ سفر کر کے تشریف لائیں۔ اور جہاں میں جمعہ ادا کروں وہاں وہ بھی جمعہ ادا کریں۔ اس لئے طبعی طور پر خلیفۂ وقت کے دورے اور ایک عام احمدی کے دورے کے اندر زمین و آسمان کا فرق ہے۔

دوسری وجہ ایک یہ بھی ہے اور کچھ معاملات میں میں جانتا ہوں کہ یہ وجہ بھی ہوگی، کہ پہلے ایسے لوگ بھی تھے جو یہاں رہتے ہوئے بھی جماعت سے تعلق نہیں رکھ رہے تھے۔ اس تعلق نہ رکھنے کی وجہ ایک تو، اچھے مرکز کا فقدان تھا۔ بعض ایسے دوست تھے جن سے میں نے خود پوچھا کہ آپ کا تعلق، جہاں تک میرا علم ہے، جب آپ پاکستان یا ہندوستان میں تھے جماعت سے اچھا تھا۔ اب میں آپ کو نیویارک کے مرکز میں آتا نہیں دیکھتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ علاقہ ایسا ہے جہاں جانا خطرناک ہے۔ وہاں ہم اپنے بچوں کو نہیں لے جا سکتے۔ اور ایسا تاریک ماحول ہے کہ آپ کو اندازہ نہیں۔ آپ تو آج آئے ہیں، کل چلے جائیں گے۔ یہاں تو MUGGING بڑی ہوتی ہے اور یہ ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے۔ اس سے مجھے عام طور پر پاکستانی دوستوں کے مزاج کا علم ہوا۔ اگرچہ کسی حد تک یہ بات درست تھی اور کسی حد تک یہ عذر لائق پذیرائی ضرور تھا لیکن اس حد تک نہیں کہ انسان اپنے ہاتھوں سے اپنا دین کھو بیٹھے کہ اتنی عظیم قربانی دے کہ جماعت کے ساتھ تعلق توڑ بیٹھے اور دور ہو جائے اور نظام جماعت سے جو انسان کی زندگی وابستہ ہے، خود اس رگ کو قطع کر دے۔

چنانچہ

اس پہلے تجربے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا

کہ جہاں کہیں بھی ایسے مراکز ہوں جہاں سب سے زیادہ خطرات لاحق ہوں، میں وہیں جا کے ٹھہروں گا۔ اور اعلان کروں گا کہ اپنے ان بھائیوں کے درمیان ٹھہروں جن کو بدبختی اور بدقسمتی سے بعض لوگ اپنے سے گھٹیا سمجھتے اور نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے تاکہ میرے ملنے کے بہانے

"خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے"
(تقریر ۲۵ر دسمبر ۱۸۹۷ء)
پیشکش:- گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۰ راجندرا سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

ہی کچھ ایسے دوست وہاں آجائیں جو پہلے نہیں آسکتے تھے یا نہیں آیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی فیصلے کی روشنی میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی ایسی جگہوں پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا جن کو حفاظت کے لحاظ سے خطرناک علاقہ سمجھا جاتا تھا اور میرے ساتھ کوئی اور مرد بھی نہیں تھے۔ میری بیوی تھی، دو جوان بیٹیاں تھیں اور اگر خطرہ لاحق ہو سکتا تو اس حالت میں مجھے زیادہ خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ جب خدا کی خاطر انسان ایک عزم کر کے ایک نیک قدم اٹھاتا ہے تو لازماً اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت بھی میسر آتی ہے۔ چنانچہ وہ بھی ایسے حیرت انگیز طریق پر آئی کہ عقل ششدر رہ جاتی ہے۔ وہم و گمان میں بھی انسان کے نہیں آسکتا کہ عام حالات میں انسان کے ساتھ ویسا سلوک ہو سکتا ہے۔ یہ میں اس لئے آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس وقت میں خلیفۂ وقت تو نہیں تھا اس وقت جماعت کا ایک عام فرد تھا جس کے سپرد جماعت کی کوئی بہت بڑی ذمہ داری نہیں تھی۔ اور یہ سفر بھی ذاتی نوعیت کا سفر تھا۔ اس کے باوجود جب میں نے خدا تعالیٰ کی خاطر ایک فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں حیرت انگیز نصرت فرمائی کہ اس کا وہم و گمان بھی میرے ذہن میں نہیں تھا کہ اس حد تک اللہ تعالیٰ محبت و پیار کا سلوک فرمائے گا۔

آپ میں سے ہر ایک خدا کو اسی طرح پیارا ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندوں کے درمیان تفریق نہیں کرتا۔ آپ میں سے ہر ایک خدا کو اسی طرح عزیز ہے کیونکہ جو خدا کو عزیز رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ضرور انہیں عزیز رکھتا ہے۔ اس کی نظر میں نہ کوئی کالا ہے نہ کوئی گورا ہے نہ کوئی شمالی ہے نہ کوئی جنوبی، اس نے جو رسولؐ ہمیں عطا فرمایا اس کے نور کے متعلق بیان کیا لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ (النور آیت ۳۶) وہ ایسا نور ہے جو مشرق اور مغرب میں تمیز نہیں جانتا۔ وہ مشرق کو بھی اسی طرح روشن کرنے والا ہے جس طرح مغرب کو روشن کرنے والا ہے۔

پس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اگر آپ خدا کی خاطر اپنے دلوں میں کچھ نیک اور پاک ارادے قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی نصرت فرمائے گا۔ اور غیر معمولی طور پر آپ سے پیار اور محبت کا سلوک فرمائے گا۔

بہت سے ایسے واقعات ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں لیکن

ایک مختصر سا واقعہ

میں آپ کو بتاتا ہوں۔ غالباً پہلے بھی کسی خطبے میں ذکر کر چکا ہوں لیکن ہر خطبہ ہر جماعت تک خصوصاً جو باہر ہیں نہیں پہنچتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں ہونے والا واقعہ تھا اس لئے آپ کے علم میں دوبارہ لانا چاہئے۔ جب میں شکاگو گیا تو شکاگو کے متعلق مجھے واشنگٹن میں خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا گیا کہ یہاں ہمارا مرکز ہے وہ نہایت خطرناک علاقہ ہے۔ شکاگو دو حصوں میں تقسیم ہے۔ بیچ میں سے ایک سڑک ایسٹ ۸۰ یا ویسٹ ۸۰، دونوں طرف جاتے ہوئے اس کا نام بدل جاتا ہے، گزرتی ہے اور شکاگو کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جس میں سیاہ فام امریکن بستے ہیں یعنی ایفرو امریکن (AFRO-AMERICAN) ایک حصہ وہ ہے جس میں سفید فام امریکن بستے ہیں۔ جو سیاہ فام امریکنوں کا علاقہ ہے ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ مشہور تھا کہ وہ سفید آدمی کو اپنے علاقے میں دیکھ ہی نہیں سکتے اور شاذ کے طور پر کوئی آدمی ان سے بچ کر واپس آسکتا ہے۔ اس لئے کوئی سفید آدمی آپ کو وہاں دکھائی نہیں دے گا۔ اور ایسے غیر ملکی جو بیچ کے لوگ ہیں نہ پورے سفید، نہ پورے کالے، وہ بھی ان کے حملوں کا نشانہ بنتے رہتے ہیں اور اکثر ان میں سے وہاں جاتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے اس لئے مجھے بتایا گیا کہ اگر آپ نے ٹھہرنا ہو تو کسی پاکستانی کے گھر ٹھہریں جو باہر کا رہنے والا ہو، جو باہر کے علاقے میں رہتا ہو۔"

مسجد میں جانا ہو تو دن کے وقت پوری حفاظت کے ساتھ ایک دو اور کاریں ساتھ لے کر چلیں اور شیشے ہر وقت چڑھائے رکھیں۔ ایسا خوفناک نقشہ کھینچا گیا کہ میں نے پسند نہیں کیا کہ میں اپنی بیوی اور بچوں کو بتاؤں وہ میرے لئے مشکل پڑ جاتی۔ کیونکہ کرنا تو میں نے وہی تھا جو میں نے ہر حال کرنا تھا جس کے متعلق میں دل میں فیصلہ کر چکا تھا۔ اس لئے میں نے وہاں پیغام بھجوایا کہ ہمارے صدر صاحب! جو سیاہ فام امریکنوں میں سے تھے، میں اُن کے گھر ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے وہ انتظام کر دیں انہوں نے بڑی محبت اور اخلاص سے اپنے گھر ہمارا انتظام کیا۔ عین وہ علاقہ تھا جس کے متعلق سب سے زیادہ خوف کا اظہار کیا جاتا تھا۔ شکاگو پہنچنے کا حال یہ تھا کہ خیال تو یہ تھا کہ ہم شام کو کسی وقت پہنچیں گے لیکن بعض غلطیاں، تخمینہ لگانے میں، ایسی ہو گئیں جس کے نتیجے میں ہم رات کے ایک بجے شکاگو پہنچے۔ رات کو ایک بجے شکاگو پہنچنے کے متعلق اس وقت سارے امریکہ میں یہی مشہور تھا کہ اگر کسی جگہ آپ کار کھڑی کریں، اور شیشہ اتار کے بات پوچھیں کہ یہ کونسی جگہ ہے اور ان کو پتہ لگ جائے کہ آپ غیر ملکی اور ناواقف ہیں تو لازماً وہاں آپ یا قتل ہو جائیں گے یا زخمی ہو جائیں گے۔ یا آپ کا مال لوٹ لیا جائے گا۔ اس لئے کسی سے کچھ پوچھنا خودکشی کے مترادف ہے۔ علاقہ کہاں تھا، مجھے اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ بہت وسیع شہر ہے ایک طرف سے دوسری طرف پہنچنے کے لئے تقریباً ایک سو میل طے کرنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ جس سڑک سے میں واپسی پر چلا تھا، وہاں سے شہر کے آخری کنارے تک پہنچتے ہوئے پورے ۱۶ میل ہو گئے تھے، گویا ربوہ اور لاہور کے درمیان پورا شکاگو آباد ہے۔

اب وہاں بغیر کسی سے پوچھے، یہ اندازہ لگانا کہ میں کس طرف مڑوں، کونسی سڑک لوں، یہاں تک کہ میں مرکز کے اتنا قریب پہنچ جاؤں کہ صرف ایک یا دو خطرے مول لے کر میں وہاں پہنچ سکوں۔ یہ کسی انسان کے بس کی بات ہی نہیں، ناممکن ہے۔ آپ ہزار مرتبہ کوشش کر کے دیکھ لیں۔ آپ اتنے بڑے شہر میں کبھی کسی ایسے ایڈریس پر بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ چنانچہ میں اس سڑک پر سفر کرتا رہا۔ ویسٹ ۸۰ سڑک تھی میں ویسٹ کی طرف جا رہا تھا اور میری بیوی بچے پوچھتے رہے کہ آپ کو چلتے ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے آپ کہیں جاتے کیوں نہیں، پوچھتے کیوں نہیں میں نے کہا بس میں اسی وقت جاؤں گا۔ جب خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالے گا کہ اب مڑ جاؤ۔ چنانچہ ایک جگہ پہنچ کر میں دائیں طرف مڑ گیا۔ پھر اس سڑک پر چلتا رہا۔ پھر خیال آیا کہ اس طرف مڑ جاتے ہیں پھر اس طرف مڑ گئے اور ایک دو موڑوں کے بعد ایک پٹرول سٹیشن نظر آیا۔ میں نے کہا یہاں پوچھتے ہیں۔ جب وہاں موٹر کھڑی کی تو جیسا کہ بیان کیا گیا تھا وہاں سارے ہی بلیک امریکن تھے۔ کوئی ایک بھی سفید فام نہیں تھا۔ اور سب شرابوں میں مست اور چہرے اور حلیے سے اچھے خاصے خطرناک نظر آرہے تھے۔ ان میں بعض خاص لڑاکا طرز کے لوگ بھی تھے اور کار کھڑی ہوتے ہی انہوں نے کار کو گھیر لیا۔ چنانچہ میں اترا۔ میں نے ان کی طرف توجہ نہیں کی۔ ایک نوجوان لڑکی جو خود بد مست تھی،

اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا

وہ آگے بڑھی اور مجھے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ فلاں نمبر پر ٹیلیفون کرنا ہے، میں فون کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس ٹوٹے ہوئے پیسے نہیں ہیں۔ اس نے کہا کہ پیسے میں دوں گی اور میں نمبر ڈائل کرتی ہوں۔ تم نے صرف بات کرنی ہے۔ جب نمبر ڈائل کیا تو وہاں ہمارے ایک نورالدین نام کے ٹیکسی ڈرائیور ہوا کرتے تھے۔ بعد میں شاید انہوں نے اچھی تعلیم بھی حاصل کی۔ وہ ٹیلیفون پر بیٹھے فوراً بول پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کا بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں بتائیں آپ کہاں ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے تو پتہ نہیں۔ میں اس لڑکی کو

فون دیتا ہوں اُس سے پوچھو کہ ہم کہاں ہیں؟ اس نے اس لڑکی سے بات کی۔ اُس نے کہا، دوبارہ فون پر بات کرو۔ اس نے کہا کہ آپ یہاں سے ۵ منٹ کے واکنگ ڈسٹنس WALKING DISTANCE (پیدل فاصلے) پر ہیں۔ اس لئے آپ بالکل کسی سے بات نہ کریں۔ میں پہنچا ہی پہنچا، اور ابھی میں موٹر کی طرف جا رہا تھا کہ کچھ لوگ میری طرف آئے اور پوچھا کہ تم کون ہو، یہاں کیوں آئے ہو۔ اتنے میں نورالدین صاحب کی موٹر کے آنے کی لائٹ LIGHT نظر آئی اور وہ پہنچ گئے اور چونکہ وہ خود بھی سیاہ فام تھے اس لئے اُن کو ہمیں وہاں سے نکالنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔

اتنے بڑے شہر میں اس طرح جو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت سے بغیر پوچھے امشن AHMADIYYA MISSION کے اتنا قریب لے جائے اور خود ہی انتظام فرما دے۔ کوئی بے وقوف، احمق ہی ہوگا جو کہے کہ یہ سب اتفاقات ہیں۔ اگر اتفاقات ہیں تو آپ ٹرائی TRY کر کے دیکھیں کسی اور شہر میں جو اس سے آدھا بھی ہو اور اس ایڈریس پر پہنچنے کی کوشش کریں جس کے متعلق آپ نے کچھ نہ پوچھا ہو اور پہلی دفعہ اس شہر میں داخل ہوئے ہوں۔ ناممکن ہے کہ آپ پہلی دفعہ میں اتنا قریب پہنچ جائیں۔

پس میں آپ کو یہ اسی لئے بتا رہا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ ایک زندہ حقیقت ہے

کوئی دور کا قصہ نہیں ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (البقرہ ۱۸۷) تو سچ کہتا ہے کہ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں ضرور جواب دیتا ہوں۔ فلیستجیبوا لی .... لیکن دوسروں کو بھی تو چاہئے کہ میری باتوں کا جواب دیں۔ یکطرفہ تعلق تو دو انسانوں کے درمیان بھی قائم نہیں ہوا کرتا۔ دو برابر کے انسانوں میں بھی یکطرفہ تعلق نہیں قائم ہوا کرتا کہ آپ ایک شخص سے حسن سلوک کرتے چلے جا رہے ہیں جب وہ بلائے آپ اس کی آواز پر لبیک کہیں۔ فوراً اپنے سارے کام چھوڑ کر پہنچ جائیں اور جب آپ کو ضرورت پڑے تو وہ دوسری طرف منہ کر لے۔

یہ راز ہے دعا کی قبولیت کا جسے قرآن کریم نے ہم پر کھولا۔ آپ خدا کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوں۔ قلبی طور پر تیار ہوں۔ دل میں ایک فیصلہ کی بات ہے۔ ایک معمولی سے لمحے کے اندر جو وقت کے لحاظ سے ایک معمولی لمحہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ایک انسان کی زندگی میں اس کا سب سے قیمتی لمحہ بن جاتا ہے اگر آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ فلیستجیبوا لی کی شرط ضرور پوری کریں گے اور خدا تعالیٰ کی آواز کو ہر دوسری آواز پر فوقیت دینے کی کوشش کریں گے، افضلیت دینے کی کوشش کریں گے۔ یہ فیصلہ ہے جس کے بعد آپ کی دعاؤں کے رنگ بدل جائیں گے .... اجیب دعوۃ الداع کے نظارے آپ بارہا دیکھیں گے۔ یہ ممکن ہے اور عین ممکن ہے کہ آپ اپنے فیصلے پر قائم نہ رہ سکیں۔ آپ نیت رکھتے ہوئے بھی ہاں چاہتے اس عہد پر پورے نہ اتر سکیں۔ بارہا ایسا ہو کہ خدا ایک بات چاہتا ہے لیکن جسمانی، بشری کمزوریاں اور بہت سے لواحق جو انسان کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ گھیرے۔ آپ کو

اس عہد کو پورا کرنے سے مانع رکھیں۔ پوری طرح، جیسا کہ حق ہے ویسے آپ عہد پورا نہ کر سکیں۔ یہ ممکن ہے لیکن اس کے باوجود خدا اپنا عہد پورا کرتا چلا جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو کسی بندے سے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ کامل ہے اور ہم ناکامل ہیں اور ہم کمزور ہیں لیکن دل کی نیت کی صفائی ضروری ہے۔

مخلصین لہ الدین ....
یہ وہ شرط ہے

جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ سارا تعلق وابستہ ہے۔ اگر خدا کو اخلاص کے ساتھ پکاریں گے اور اس کی خاطر، اخلاص کے ساتھ خود ایک فیصلہ کریں گے تو پھر آپ کا اور خدا کا تعلق ایک ایسا تعلق ہوگا جس کے متعلق کسی دوسرے بندے کو فکر کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر نظام جماعت کی آنکھ آپ پر ہو یا نہ ہو خواہ کوئی خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ کا عہدیدار آپ کی فکر کرے یا نہ کرے آپ کے اندر سے وہ ضمیر بیدار ہو چکا ہوگا۔ جو ہر آن خدا کی راہنمائی میں آپ کی فکر کر رہا ہوگا۔ جس حال میں ہوں۔ تاریکی میں ہوں یا روشنی میں ہوں، دن کا وقت ہو یا رات کا وقت ہو، خدا تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والے آپ پر مقرر ہو جائیں گے۔ اور یہی وہ معاملہ ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں عموماً اس بات کا ذکر فرماتا ہے لیکن فی الحقیقت اول طور پر یہاں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

اللّٰہُ یعلمُ ما تحمل کل انثٰی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیءٍ عندہ بمقدار ۝ عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال ۝ سواءٌ منکم من اسرّ القول ومن جہر بہ ومن ہو مستخفٍ بالیل وساربٌ بالنہار ۝ لہٗ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہٗ من امر اللہ ۝

(الرعد: ۱۰ تا ۱۲)

بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مخفی کو بھی جانتا ہے تمہارے ظاہر کو بھی جانتا ہے۔ اس وقت بھی وہ تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے جب دن کو تم چل رہے ہوتے ہو۔ اس وقت بھی تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب رات کو سفر کر رہے ہوتے ہو۔ ہر وجود جو ظاہر ہو یا باطن ہو اس کے نزدیک برابر ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب حالتوں میں تم پر ایسے فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں جو خدا کے حکم سے تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ عمومی آیت ہے مگر جہاں تک دنیا داروں کا تعلق ہے ان کی دنیا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ معاملہ پیش نظر رکھیں کہ

زندگی کا ہر لمحہ جو ہم گذار رہے ہیں،

ہر لمحہ خطرات میں سے ہو کر گذار دیتے ہیں۔ کوئی ایک ارادہ بھی ہم نہیں کرتے جس میں ہماری زندگی کو خطرہ درپیش نہیں ہوتا۔ ایک فیصلہ کرتے انگلی کا ایک پورہ بھی ہم نہیں ہلاتے جب ہماری زندگی کو خطرہ درپیش نہیں ہوتا۔ اور دو سائنسدان جو نیورالوجسٹ (NEUROLOGIST) ہیں جنہوں نے خوب اچھی طرح انسان کے اعصابی نظام کا جائزہ لیا ہے۔ تو ان میں سے ایک سائنسدان سے یہ بات دریافت کی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہر قسم جب ہم ایک ارادہ کرتے ہیں تو ایک کیمیکل، انرجی جسم میں پیدا کرتا ہے اور اس ارادے کو جب ہم فیصلے میں ڈھال لیتے ہیں تو بے شمار عضلیوں کے ذریعہ وہ حکم اس کنارے سے اُس کنارے تک پہنچتا ہے جس کنارے پر حرکت نے وجود میں آنا ہے۔ مثلاً آپ کہتے ہیں کہ میں نے انگلی کا پورا ہلانا ہے۔ حقیقتاً آپ کو علم ہی نہیں کہ اس عرصے میں کیا کچھ ہو گیا ہے۔ لکھوکھہا یا اس سے بھی زیادہ خلیے ہیں نظام کے اندر جو سلسلے ہوتے ہیں، ایک لمبے سلسلے میں پروئے ہوئے۔ جیسے ہی آپ کا یہ پیغام پہنچتے ہی ان کے اندر ایک حرکت پیدا ہوتی بلکہ ایک کیمیاوی مادہ پیدا ہوا جس نے ان کو طاقت دی اس پیغام کو آگے تک پہنچی یا اس نے اس کو اگلے تک پہنچایا اور آناً فاناً بجلی کی سی سرعت سے یہ پیغام انگلی کے پوروں تک پہنچ گیا اگر فوری طور پر ایک دوسری کیمیا، پہلی کیمیا کو ختم نہ کر دے اور کینسل آؤٹ (CANCEL OUT) نہ کر دے تو ایک جگہ بھی یہ واقعہ ہو تو انسان کی موت لاحق ہو سکتی ہے۔ یہ ڈسکوری DISCOVERY ایک ہیومبرٹ نے کی۔ اس پر اس کو نوبل پرائز NOBEL PRICE بھی ملا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر لمحہ تم کسی حالت میں بھی ہو خدا کے فرشتے تمہاری حفاظت کر رہے ہیں تو یہ

یہ محض ایک سرسری دعویٰ نہیں تھا

محض ایک سطحی بات نہیں ہے کہ ہاں کچھ فرشتے ہوں گے۔ کہیں ٹھوکر لگے یا کہیں ٹکر لگنے لگے تو ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ مراد نہیں ہے مراد یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحہ ہم محتاج ہیں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت کی نگہداری کے۔ کانشنس (CONCIENCE) بالارادہ قدرت ہے جو ایک نظام کے تابع زندگی کی حفاظت کرتی چلی جا رہی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر ایک لمحے کے لئے بھی وہاں سے ہاتھ اٹھاتی ہے تو اس وقت ہم نقصان اٹھا جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں عمومی طور پر میں نے اس لئے کہا کہ اس دنیا کے ہر انسان پر اس کا اطلاق ہو رہا ہے، روحانی دنیا میں اس کا سب سے زیادہ اطلاق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں بندوں پہ وحی نازل کرتا ہوں اور خاص پیغام دیتا ہوں تو اس وقت بھی بہت سے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اسینہ دل سے اٹھتی ہے اور دخل دے سکتی ہے اور بہت سے ایسے شیطانی نظام ہیں جو اس وقت حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے بندوں کی غیر معمولی حفاظت فرماتا ہے اس لئے وحی کا نظام جو بالعموم آپ سادہ سمجھتے ہیں سطحی نظر سے دیکھتے ہوئے، یہ سمجھتے ہیں کہ الہام ہو گیا بات ختم ہو گئی۔ ایسی بات نہیں ہے۔ اس کے اندر کیسے کیسے خطرات لاحق ہیں، کتنے خطرات درپیش ہیں جو نفسیات کے ماہر ڈاکٹر ہیں وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ہزار قسم کی ذہنی بیماریاں ہزار قسم کے توہمات پیدا کر دیتی ہیں اور ہزار قسم کی بیماریاں ایسی بھی ہیں جن کے تصورات باہر سے آواز کی صورت میں آتے دکھائی دیتے ہیں اور انسان اپنی ہر خواہش کے وقت کلیتہً اندرونی محرکات سے آزاد نہیں ہوتا۔ ہر فیصلے کے وقت بے شمار اندرونی محرکات ہیں جو دخل دے دیتے ہوتے ہیں ان حالات میں جب کسی خاص مقرر کردہ وجود پر خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے تو اس کو بے شمار خطرات درپیش ہوتے ہیں اور یہ تو اندرونی خطرات ہیں وحی کے ساتھ ہی پھر بے شمار بیرونی خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر طرف سے دشمنی ہے۔ ہر طرف سے اس کے پیغام کو بدلنے کی کوشش ہے۔ ہر طرف سے اس کے ماننے والوں کو نابود کرنے کی کوشش ہے۔ ہر طرف سے یہ کوشش ہے کہ یا تو وہ اپنے مقصد سے ہٹ جائیں یا صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں۔ جب انتہائی شیطانی طاقتیں بیرونی طور پر بھی حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کسی نبی کا اپنے پیغام کے ساتھ زندہ رہ جانا

اور وجود باقی رہنا اور پیغام کو باقی رکھنا، ان سب کی حفاظت کرنا جو اس کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اس کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یحفظونہ من امر اللہ ایسے فرشتے مقرر ہو جاتے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے خاص طور پر مامور ہوتے ہیں اور مامور ہو کر پھر ان کی حفاظت دوسرے مسلمانوں پر بھی پھیل جاتی ہے۔ کئی دفعہ تجربہ واقعہ ہوا ہے۔ یہ آیت اس کی طرف بالخصوص اشارہ کر رہی ہے اور یہی واقعہ قادیان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل اطاعت

کے نتیجے میں دہرایا گیا۔ وہی پیغام تھا جسے دوبارہ دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کی اس طرح حفاظت کا فیصلہ کیا گیا کہ جو کچھ ناتر اس میں شامل ہو گیا تھا۔ جو کچھ تیرہ صدیوں کی آمیزش نے، نفسانی خواہشات نے اس میں داخل کر دیا تھا۔ اُسے پھر اس سے پاک کر دیا جائے۔ الگ کر کے نتھار کر، حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو خالص اور شفاف صورت میں بہترین پیالوں میں سجا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہ وہ واقعہ ہے جو ہوا ہے اور اس واقعہ کے نتیجے میں، خدا کے فرشتے جو جماعت کے ساتھ منسلک ہیں، وہ کوئی چھپے ہوئے فرشتے نہیں ہیں۔ جس چھوٹے سے واقعہ کا میں نے ذکر کیا ہے یہ ابھی کا ایک معمولی سا، ادنیٰ سا نظارہ تھا جو میں نے دیکھا اور ایسے نظارے میں نے بھی بارہا دیکھے اور آپ میں سے بھی بہت سے ہوں گے جنہوں نے بارہا دیکھے ہوں گے۔

جب جماعتی طور پر یہ ابتلاء بڑھتے ہیں تو اسی قدر کثرت سے خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مختلف رنگ میں حفاظت پر مامور ہوتے ہیں کچھ ہماری نظر ان کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتی لیکن یہ ایک قطعی نظام ہے جو [illegible] ثابت ہے۔ کوئی کہانی نہیں۔ کوئی افسانہ نہیں ہے۔ ایک ایسا واقعہ ہے جو ہر روز گذر رہا ہے اور کثرت کے ساتھ گزرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم میں سے بہت سے ہیں جو غفلت کی حالت میں وقت گزار رہے ہیں۔ خدا کے پیار کو جو ان پر نازل ہو رہا ہے وہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جانتے ہی نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے۔ پہچانتے ہی نہیں کہ ان کا مرتبہ کیا ہے خدا کی نظر میں وہ آج چنے گئے ہیں اور ایک خاص مقام پر فائز کئے گئے ہیں۔ دنیا کی زندگی ان کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے۔ اس لئے ان کو اس نکتہ نگاہ سے اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنی روحانی زندگی کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور خوب جان لینا چاہیئے کہ ان کے اوپر ہر طرف سے حملے ہوں گے اور خدا کی خاص حفاظت کے بغیر وہ بچ نہیں سکتے۔ خاص حفاظت ایسی جو ہر لمحہ ان پر نازل ہو رہی ہے ہر لمحہ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان کے آگے بھی چلے ان کے پیچھے بھی۔ اس حفاظت کے ساتھ الٰہی جماعتیں آگے بڑھتی ہیں اور یہ عمومی حفاظت جماعت کے نکتۂ نگاہ سے نازل ہوتی ہے اور انفرادی طور پر بھی فرداً فرداً ہر شخص جو کامل اخلاص کے ساتھ جو خدا کو پکارتا ہے اس پر بھی نازل ہوتی ہے ان پر بھی نازل ہوتی ہے جو نہیں پکار رہے ہوتے خالص طور پر اور نہیں پہچانتے۔ اس لئے نہیں کہ ان کی ذات خدا کو غیر معمولی طور پر اچھی لگ رہی ہے اس لئے کہ وہ ایسے نظام کا حصہ بن چکے ہیں جو نظام خدا کو پیارا ہے جو رحمتیں اس نظام پہ نازل ہوتی ہیں وہ ضرور اس میں سے حصہ پاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک پہلی منزل ہے۔ میں جس منزل کی طرف آپ کو بلانا چاہتا ہوں۔ آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس گرد و پیش کا معائنہ کر کے

اپنے دل میں یہ شعور بیدار کریں

کہ خدا آپ سے پیار کرنا چاہتا ہے اور اس کے دروازے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ کا خدا آپ کی آواز کا منتظر ہے۔ ...... فلیستجیبو لی.. کی آواز کا آپ جواب دیں۔ آپ اپنے

اپنے نفسوں کو تیار کریں کہ خدا جن راہوں کی طرف آپ کو بلاتا ہے۔ آپ لبیک کہیں گے، چلنے کی کوشش کریں گے پھر خامیاں رہ جائیں گی۔ ٹھوکریں کھائیں گے تو خدا ہی کا ہاتھ ہے جو آپ سنبھالے گا۔ خدا ہی کے فرشتے ہیں جو آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔ لیکن اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر جو لوگ آگے بڑھنے سے ڈر جاتے ہیں وہ پھر کبھی بھی کوئی سفر طے نہیں کیا کرتے۔

بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی عمریں ضائع کر دیں اور بہت سے قیمتی لمحات کھو دیئے صرف اس انکساری کے خیال سے کہ ہم اس قابل کہاں ہیں۔ بہت سے ایسے دوست ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم احمدی ہونا تو چاہتے ہیں لیکن ہم اس لائق نہیں ہیں۔ اس لئے ہم فیصلہ نہیں کر سکے۔ اس قسم کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی اولاد میں سے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب

آپ کی اولاد میں سے آپ کو بہت پیارے تھے۔ پہلی بیگم کی اولاد میں سے تھے، اور وہ مسلسل آپ کی صداقت پر ایمان رکھتے تھے۔ ایک لمحہ بھی ان کے دل میں شک کا نہیں گزرا۔ کیونکہ آپ نے اپنے باپ کو بہت قریب سے اس حالت میں دیکھا کہ وہ جانتے تھے کہ وہ سچا ہے اس کے باوجود بیعت نہیں کی۔ ساری زندگی گذاری۔ تائید کرتے رہے وقتاً فوقتاً دعاؤں کے لئے درخواست کرتے رہے۔ بعض جگہ بھی مجلس میں بیٹھے وہاں احمدیت کی صداقت کا اعلان کیا لیکن خود محروم رہے۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں ایسا ہوا ہے۔ تو بتایا کہ انکسار کی وجہ سے تو اپنے آپ کو اس وجہ سے ڈرتا تھا کہ میں اس لائق نہیں کہ اپنے اس عظیم باپ کے ہاتھ پر بیعت کر سکوں۔ صرف یہی خیال ہے جو ہمیشہ مانع رہا۔ پھر ایک وقت آیا کہ اپنا چھوٹا بھائی منصب خلافت پر بیٹھا اور خدا کی تقدیر نے ان کو اس بھائی کی بیعت کرنے پر مجبور کر دیا جو اپنے باپ کی بیعت نہیں کر سکا تھا۔ لیکن کتنا عظیم الشان مقام و مرتبہ تھا جو پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ جسے دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے تھے کون ہے جو کمزوریوں کے بغیر ہے۔ نیکیوں کے انتظار میں اگر یہ شرط لگا تا کہ پہلے کمزوریاں دور ہو جائیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ انسان کی استطاعت میں کچھ بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ یہ شرط نہیں لگاتا کہ پہلے نیک ہو پھر میرے پاس آؤ۔ خدا تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ اپنا سب کچھ پیش کر دو اور یہی اسلام کی روح ہے۔ جب آپ کہتے ہیں کہ اسلمت لرب العالمین تو یہ نہیں کہا کرتے کہ میں مکمل طور پر نیک ہو چکا ہوں۔ اس لئے میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دوں۔ اسلمت ..... کا تو مطلب ہے کہ جو کچھ میرا ہے میں تجھے دے رہا ہوں اس میں اچھا بھی ہے، برا بھی ہے۔ برا زیادہ ہو گا۔ میں بہت ناقص اور کمزور ہوں۔ بہت گندا بھی ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دوں۔ تجھ سے زیادہ محفوظ مقام میں کوئی اور مقام نہیں دیکھتا۔ تیرے سپرد کر دوں گا تو تو میری حفاظت فرمائے گا۔ میرے گند دور کرے گا۔ مجھے اچھائیوں کی طرف لے کے آگے بڑھتا چلا جائیگا یہ ہے اسلام کی روح۔ اس روح کے ساتھ

اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کا فیصلہ کریں

اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس شان کے ساتھ آپ کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے آپ سے پیار کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کا بوجھ جاتا ہے اور دن بدن آپ کی کمزوریاں دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔

چنانچہ اسلام نے یہ شرط نہیں لگائی کہ ایمان سے پہلے کمزوریاں دور کرو۔ یہ دعا سکھائی کہ یہ عرض کرو۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ (آل عمران ۳:۱۹۴)

اے خدا ہم نے ایک آواز سنی تھی ایک پکارنے والے کی وہ آواز یہ کہتی تھی کہ یہ آواز ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ ہم نے اس آواز کو سنا اور اس آواز پر ایمان لے آئے یہ نہیں دیکھا کہ ہم اچھے ہیں یا برے ہیں۔ یہ انتظار نہیں کیا کہ ہماری کمزوریاں دور ہوں تو اس آواز پر لبیک کہیں۔

ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا......

اس لئے اس ایمان کی حالت میں ہمارے اندر کمزوریاں باقی ہیں، ہم گند لے کر آئے ہیں اب تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ ایمان کے نتیجے میں اتنا کرم فرما کہ ہمارے پہلے گناہوں کی بخشش فرما دے اور آئندہ ہماری برائیاں دور فرما۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا اور کیا پیغام ہو سکتا ہے کمزوروں کے لئے کہ تمہاری کمزوریاں دور کرنا میرے پاس آنے کے لئے شرط نہیں میرے پاس آنے کے لئے شرط صرف اخلاص ہے۔ فیصلہ ہے کہ ہاں ہم اپنے رب پر لازماً ایمان لائیں گے۔ اس کے بعد تم مجھ پر چھوڑ دو بخشش بھی میں نے کرنی ہے تمہاری کمزوریاں بھی میں نے دور کرنی ہیں۔ اور پھر آگے فرمایا، پھر یہ دعا کرنا۔ وتوفنا مع الابرار۔ اے ہمارے رب ہمیں نیکیوں کے ساتھ وفات دینا۔

کتنا عظیم الشان اسلام کا نظام ہے

جو آپ کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ اور کتنا آسان ہے جو بظاہر اتنا مشکل دکھائی دیتا تھا۔ ایمان لانا کامل خلوص کے ساتھ، اس کے نتیجے میں اگرچہ خدا پر کوئی احسان نہیں ہے۔ اپنی ذات پر احسان ہے۔ لیکن انسان کو بھی خدا نے کیسی ناز دینے والی دعا سکھا دی۔ کہ ایمان لاتے ہی تجھ سے کچھ مانگنا۔ کہ اے اللہ ہم نے تو کمال کر دیا، ہم ایمان لے آئے ہیں اب تو دے ہمیں۔ ایمان لانا اپنی خاطر ایمان لانا حقیقت کے اوپر سورج پر بھی تو ایمان لاتے ہو۔ ہر چیز جو دیکھتے ہو اس پر ایمان لاتے ہو، چیزوں سے زیادہ تو خدا کی ذات ہے ایمان لانے کے لائق۔ لیکن خدا کے پیار کے انداز ہیں۔ تازہ تازہ جو آیا ہو، اس کے ساتھ تو زیادہ لاڈ ہوا کرتے ہیں۔ زیادہ دلداریاں ہوتی ہیں۔ یہی اس نے ہمیں سکھایا کہ جب تمہارے اندر نئے لوگ داخل ہوا کریں تو وہ مولفۃ القلوب ہوتے ہیں۔ تم ان کی تالیف قلب کرو۔ ان کے ساتھ تمام احمدیوں والا عام مسلمانوں والا سلوک نہ کرو۔ زیادہ پیار و محبت کے ساتھ ان کو سینے سے لگاؤ۔

کیسے ہو سکتا تھا کہ ہمیں یہ تعلیم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے چنانچہ اس آیت میں وہ مضمون بیان ہوا ہے۔ فرمایا، ایمان لاتے ہی مانگنا، ناز کرنا۔ میرے ساتھ لاڈ کرنا۔ مجھے کہنا کہ اے خدا ہم ایمان لائے اب ہمیں دے کچھ۔ اور پہلی قیمت یہ مانگنا کہ ہمارے گناہ معاف فرما دے پہلے گناہوں سے بخشش کے بغیر انسان ہلکا نہیں ہو سکتا اور ساتھ ہی پھر یاد رکھنا کہ ابھی تم اس لائق نہیں ہو کہ مزید گناہوں سے بچ سکو۔ پہلے گناہوں سے معافی کے بعد پھر تم پر گناہوں کے گھیرے چڑھتے چلے جائیں گے۔ اس لئے دوسری دعا تم نے یہ کرنی ہے۔ کفر عنا سیاتنا ہماری کمزوریاں بھی تو دور فرما یہ نہ ہو کہ ایک طرف سے گناہ دھل رہے ہوں اور دوسری طرف سے دل کو اور میلا کرتے چلے جائیں۔ پھر فرمایا کہ اسی پر اکتفا نہ کرنا۔ کیونکہ موت اور حیات انسان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک انسان اپنی کمزوریاں دور کر رہا ہو لیکن ابھی اکثر کمزوریاں دور کر رہا ہو لیکن ابھی اکثر کمزوریاں باقی ہوں۔ کہ اس کو موت آ جائے۔ فرمایا پھر یہ کام خدا پر ہی چھوڑ دو۔ یہ عرض کرنا کہ ہم نہیں جانتے کہ کب تک ہماری کمزوریاں دور ہوں گی۔ لیکن ایک منت کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی طرف نہ بلانا جب تک ہم تیری نظر میں نیکوں میں شمار نہ ہونے لگ جائیں۔ ایسے وقت میں وفات دینا کہ تیرے پیار کی نگاہیں پڑ رہی ہوں۔ اور تو کہے کہ ہاں یہ میرے نیک لوگوں میں شامل ہو چکا ہے۔

اس سے زیادہ آسان دین بھی کبھی کسی نے دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ

عقل اور دل کو مطمئن کرنے والا دین بھی کبھی تصور میں آسکتا ہے پھر کیا انتظار ہے۔ وہ جو پہلے ہی ایمان لا چکے ہیں ان کو ان راہوں کی طرف آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ راہوں کی طرف آگے نہیں بڑھیں گے ہم دنیا میں کوئی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔

اتنا عظیم الشان کام ہے ساری دنیا کی تقدیر بدلنا۔ تقدیر تو خدا بدلا کرتا ہے لیکن آپ کی تقدیر کو اس میں حصہ لینا ہوگا۔ اتنا عظیم الشان کام ہے اور اتنا بوجھل کام ہے کہ خدا کی مدد کے سہارے کے بغیر آپ نہیں کر سکتے۔

آپ میں سے ہر ایک کو قدم آگے بڑھانا ہوگا۔

ہر ایک کو اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔ اس لئے آپ کوشش کریں اور اپنے گرد و پیش کو دیکھیں تو سہی کہ کن لوگوں میں آپ آ بسے ہیں۔ کس دنیا میں آپ جا بسے ہیں یا آ رہے ہیں، جہاں فضا کا ذرہ ذرہ زہریلا ہے۔ بہت سے ہیں جو احمدی گھروں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں ہم کسی دنیا سے آئے تھے۔ یہاں ہم نے کیا کچھ دیکھا ہے۔ کتنا عظیم الشان ملک ہے ہم نے تو عمریں ضائع کر دیں۔ اصل ... تو یہ ہے۔ کچھ ہیں جو کچھ دیر مقابلے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں کی طرف نگاہ نہیں کرتے اور کئی بچے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ غرضیکہ بہت سے خطرات ہیں جو یہاں درپیش ہیں۔ ان خطرات میں بھی خدا کی حفاظت ہے جو آپ کو بچا سکے گی۔ اس لئے جو رستہ میں نے بتایا ہے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اسی رستے میں ہی امن ہے۔ اس رستے میں ہی عافیت ہے۔ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو خدا کے سپرد کریں۔ اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ ہم خدا کی باتوں کا جواب دینے کی پوری دیانتداری سے کوشش کریں گے۔ اپنے بچوں کو بھی یہی تعلیم دیں گے اور بچپن سے ہی سکھائیں گے۔ پھر دعائیں کرتے ہوئے اگر آپ قدم اور آگے بڑھائیں گے ایک نئی خوشی آپ کو عطا ہوگی۔ ایک نیا شعور آپ کے دل کے اندر سے پیدا ہوگا۔ آپ دنیا کو ایک اور نظر سے دیکھنے لگ جائیں گے۔ اس وقت آپ کے اندر ایک نیا خوف بھی جنم لے گا اور وہ خوف آپ کو بتائے گا کہ آپ نے اپنی اکثر عمر ضائع کر دی ہے۔ بہت سے نیک کام آپ کی ذات سے وابستہ تھے جو نہیں کر سکے۔ بہت سی تبدیلیاں آپ نے اس ملک میں کرنی تھیں جو آپ نہیں کر سکے۔ کتنے ہیں مولفۃ القلوب جن سے آپ نے تعلق بڑھایا۔ کتنے وہ ہیں جو یہاں سے آکر احمدیت میں شامل ہوئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ قادیان میں پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ میں خدا کا مسیح ہوں، ہاں وہ سچا مسیح ہے ان کے اس دعوے کے نتیجے میں آپ کو کیسی محبت ان سے پیدا ہوئی۔ ان سے کتنا پیار آپ نے کیا۔ ایک یہ بھی جائزہ ہے جب آپ کو نیا شعور بیدار ہوگا تو آپ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ نے اپنی سوسائٹی جو نسبتاً زیادہ امیرانہ تھی، اس میں اپنے آپ کو مگن رکھا اور سمجھا کہ یہی امریکہ تھا جو آپ کو پیش کر سکتا تھا اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے قبول کر لیا اور احمدیت کے لحاظ سے اتنا ہی کافی ہے کہ میں چندے دے دیتا ہوں۔ احمدیت تو اسلام ہے۔ اور اسلام ایک بہت وسیع دائرے سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ آپ کو گھیرے ہوئے ہے آپ اسلام کو کبھی گھیر نہیں سکتے۔ اس لئے

جب آپ کا شعور بیدار ہوگا تو تقاضے پیدا ہوں گے۔

اور وہ شعور اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ دماغی ایکسرسائز EXERCISE سے نہیں پیدا ہوتا۔ وہ دل کے ایک فیصلے سے پیدا ہوتا ہے کہ میں اللہ کا ہونا چاہتا ہوں۔ اس کا ہو جاتا ہوں۔ پھر رفتہ رفتہ آپ کا ضمیر جاگنے لگتا ہے اور آپ کا شعور بیدار ہوتا ہے اور وسعت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ آپ کو اپنی زندگی میں خلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ بعض خلا ہواؤں کی طرح بھیانک دکھائی دیتے ہیں۔ پھر آپ سمجھتے ہیں کہ کچھ کو محنت کرنی پڑے گی۔ جبھی ان کو بھرنا پڑے گا۔ ان کے اندر آب پاشی کرنی پڑے گی۔ ان کو ہریالی عطا کرنی ہوگی۔ زندگی کا ایک نیا شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ یہ دیکھیں گے کہ میں نے امریکہ میں آکر کتنے دوستوں کو اسلام عطا کیا کتنوں کو اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ اور میں نے اس پہلو سے اسلام کے خادم کے طور پر کارآمد زندگی بسر کی۔ آپ کو ہر طرف آپ میں سے اکثر کو کامل خلا دکھائی دیں گے۔ جتنا شعور بیدار ہوگا اتنی آپ کو تکلیف پہنچے گی۔ اتنا ضمیر کچوکے دے گا۔ بے چینی پیدا ہوگی۔ فکر لاحق ہو جائے گی۔ ان سب بے چینیوں، ان سب فکروں کا علاج پھر وہی ہے کہ

اپنے رب کو پکاریں اور اُس سے مدد چاہیں

میں ہر لحظہ آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ وہ مبلغ جو یہاں مامور ہیں ہر لحظہ آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ وہ عہدیدار جو مختلف کاموں پر مامور ہیں، وہ ہر لحظہ آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے لیکن ایک ازلی و ابدی خدا ہے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں ہمیشہ آپ کی بات کا جواب دوں گا۔ جب آپ یہ فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر وہ سودے جو خود خدا نے آپ کو سکھائے ہیں وہ سودے اس سے کرتے چلے جائیں۔ ہر موقع پر سارا بوجھ اس پر ڈال دیں کہ اے خدا اب یہ مشکل پیش آگئی ہے۔ اب میرا فیصلہ فرما۔ اب میں کیا کروں۔

اس کے باوجود باہر سے لوگ اگر آپ کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے کہیں کہ آپ کے اندر بہت سی مخفی طاقتیں تھیں جن کو آپ نے کبھی استعمال نہیں کیا۔ اور وہ بوجھ جو خدا اٹھانے کی توفیق دیتا ہے۔ اُن بوجھوں کے ساتھ لذت عطا کیا کرتا ہے۔ ان بوجھوں کے ساتھ تھکاوٹ اور درماندگی عطا نہیں کیا کرتا۔ ایک فرحت عطا کرتا ہے۔ جس کی دنیا میں کوئی اور مثال نہیں۔ اس لئے یہی وہ ایک راہ ہے جس راہ سے آپ اپنی حالت بدل سکتے ہیں اور جب تک آپ اپنی حالت نہ بدلیں اس ملک کی حالت نہیں بدل سکتے۔

اور ایک لازمی قانون دوسرا بھی ہے۔ اگر آپ نے اپنی حالت نہ بدلی اس حد تک کہ اس ملک کی حالت بدل سکیں تو یہ ملک آپ کی حالت بدل دے گا۔ آپ اس حال پر اس نعمت پر قائم نہیں رہ سکیں گے۔ جس نعمت کے ساتھ آپ یہاں پہنچے تھے کہ جس نعمت کے ساتھ کہیں بھی آپ نے سفر کا آغاز کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو جو میں نے بیان کیا، اس کے بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

میں بڑی بڑی نعمتیں عطا کرتا ہوں۔ میں ان کو تبدیل نہیں کیا کرتا جب تک بندے یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم ان نعمتوں پر راضی نہیں۔ ہم دوسری نعمتوں پر راضی ہیں۔ ہمیں تیرا عطا کردہ روحانی رزق کافی نہیں ہم دنیا کے گند پر منہ مارنے کے لئے تل چکے ہیں۔ ہمیں تیری باتوں میں مزا نہیں آتا۔ دنیا کی باتوں میں مزا آتا ہے۔ جب وہ یہ فیصلہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر میں بھی فیصلہ کرتا ہوں۔ اور یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ یہ لوگ میری نعمت کے لائق نہیں رہے۔ فرمایا جب میں یہ فیصلہ کرتا ہوں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ (الرعد: ۱۲)

کہ جب پھر خدا یہ فیصلہ کرتا ہے تو اُس قوم کو برائی پہنچنے سے دنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔ اور خدا کے سوا کوئی نہیں ہے جو اس کے بد نتائج سے پھر ان کو محفوظ رکھ سکے۔ تو خدا کو دو شانوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ایک وہ شان جو ہر لحظہ محافظ کی شان ہے۔ ہر لحظہ حفاظت کرنے والے کی شان ہے۔ سوئے ہوؤں کی بھی حفاظت کرنے والا اور جاگے ہوؤں کی بھی حفاظت کرنے والا بیٹھے رہنے والوں کی بھی حفاظت کرنے والا اور چلنے والوں کی بھی حفاظت کرنے والا۔ فرمایا تمہارے اپنے

اختیار میں ہے۔ تم چاہو تو اس ذات سے تعلق قائم کر لو۔ لیکن یاد رکھو ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ اگر تم نے یہ نہ کیا تو پھر خدا! ایک اور شان اور ایک اور جلال سے بھی ظاہر ہونا جانتا ہے۔ جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ میرے بعض بندے میری نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور ان کے اہل نہیں رہے تو پھر جس برائی کا فیصلہ کرتا ہے۔ پھر کوئی دنیا کی طاقت اس سے بچا نہیں سکتی۔ ایک طرف خدا کے محافظ ہیں جو ہر طاقت کے مقابل پہ ایک کامیاب حفاظت کرتے ہیں۔ ایک طرف دنیا کے محافظ ہیں جو سارے کے سارے بھی زور لگائیں تو خدا کی تقدیر کے مقابل پہ بندے کو برائی سے بچا نہیں سکتے۔

کتنی

کھلی کھلی دو راہیں

ہیں۔ کتنی صاف ہیں۔ ان کی منفعتیں اور ان کے نقصانات کتنے واضح ذہن میں کھول دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ہر احمدی کا فیصلہ ایک ہی ہوگا۔ اسی راہ کو قبول کر چکا ہے۔ اسی راہ پر قائم رہنا چاہیئے گا۔ جو خدا کی حفاظت کی راہ ہے جس کے نظارے وہ بارہا اپنی زندگی میں دیکھ چکا ہے جس کی لذتوں سے آشنا ہو چکا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس راہ پہ ہی قدم بڑھاتا رہے اور جو غفلت کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیا شعور عطا فرمائے جن کا ضمیر تو ہے لیکن بیدار نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیدار ضمیر عطا فرمائے جو اپنے بچوں کے حال سے غافل ہیں جو نہیں جانتے کہ ان کا رخ کس طرف ہے ان کو اپنے بچوں کا شعور عطا فرمائے اپنے بچوں کے لئے ایک نیا ضمیر بخشے اور وہ ترقی کی اس راہ میں آگے بڑھیں جہاں سفر کے دوران وہ کم نہ ہوتے رہیں بلکہ اور روحانی اولاد کو ساتھ ملا کر ان کا قافلہ بڑھتا چلا جائے۔ اس شان کے ساتھ وہ شاہراہ ترقی اسلام پر آگے بڑھتے رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کی ہدایات

بقیہ صفحہ ۱

مہیا ہونے چاہئیں۔

(۷) حسن خلق پیدا کریں کیونکہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ انتظامات میں حسن خلق پہ بالعموم زور دیا جائے۔ اور اپنی روزمرہ عادات میں یہ بات داخل کرلیں کہ آپ نے دوسروں کو خوش کرنا ہے۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ ہم آنے والوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور آنے والے بھی حسن سلوک کا معاملہ کریں۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

بقیہ خصوصی درخواست دعا

مکرم عبدالرحمن خان صاحب مکرم عبدالماجد خان صاحب، مکرم ظہیر الدین صاحب باپہ مکرم رفیع احمد صاحب فاروقی۔ اور خوشاب کے مکرم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے یہ سب اسیران راہ مولیٰ احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان اسیران راہ مولیٰ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"ان کو دعاؤں میں یاد رکھنا ہمارا فرض ہے ان کے ذکر کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے۔۔۔۔۔" (ادارہ)

درخواست دعا

مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب کی اہلیہ صاحبہ بلڈ کینسر سے سخت بیمار ہو گئی ہیں۔ کینسر کا حملہ بہت سخت ہوا ہے انہیں علاج کے لئے لاہور سے امریکہ لے جایا گیا ہے احباب کرام مریضہ کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

انتقال پُر ملال

(۱)۔ افسوس! کہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب اسلم قادیان بعمر تقریباً ۳۲ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں کیرنگ میں پیدا ہوئیں اور پنجاب میں پرورش پائی۔ ملنسار، ہنس مکھ اور منکسر المزاج طبیعت کی مالک تھیں وفات سے چند روز قبل پتہ کی درد شروع ہوئی باوجود علاج کے کوئی فرق نہ ہوا مورخہ ۲۸/۱۱/۸۷ کو یہ درد شدت اختیار کر گئی اور اسی روز کرشنیا دیوی ہسپتال بٹالہ میں داخل کیا گیا افاقہ نہ ہونے پر ۲۹/۱۱/۸۷ کو امرتسر لے جایا جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی ایک بجے دوپہر کے قریب ان کی وفات ہو گئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے گراؤنڈ ناصر آباد میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بچیاں اور چھ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی کی عمر ایک سال ایک ماہ ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔ (ادارہ)

(۲)۔ افسوس! مکرم محمد حشمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چندا پور کی اہلیہ مورخہ ۲۲/۱۱/۸۷ کو بمقام چندا پور وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ابھی چند دن قبل مورخہ ۱۳/۱۱/۸۷ کو مرحومہ کے سب سے چھوٹے فرزند اور خاکسار کے داماد عزیزم محمد مبشر احمد سنوری بعمر ۲۸ سال وفات پا گئے تھے جن کی وجہ سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ مہر النساء بعمر ۲۲ سال بیوہ اور ان کے دو خورد سال بچے یتیم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵۔ عزیزہ مہر النساء حاملہ امید سے ہے۔ احباب کرام سے ہر دو مرحومین کی مغفرت اور بیوہ مذکورہ کی بسہولت فراغت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار:۔ مسعود احمد انیس واقف زندگی معلم وقف جدید حیدرآباد)

(۳)۔ افسوس! میرے والد مکرم عبدالستار صاحب احمدی حرکت قلب بند ہونے کے سبب مورخہ ۹/۱۱/۸۷ بوقت ۸ بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵۔ مرحوم نے اپنے خاندان والوں کو احمدیت سے روشناس کروایا۔ خاندان کے پہلے شخص تھے جنہوں نے طوفان مخالفت کا کھلے طور پر مقابلہ کرتے ہوئے بیعت کی۔ مرحوم صاف گو اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار۔ ایس۔ ایم۔ رضوان۔ کھتری نگر راجستھان)

(۴)۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے اطلاع دی ہے کہ موصوف کے نسبتی بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف بھدرواہ ماہ جولائی کے آخری ہفتہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ان کی جملہ پریشانیاں دور کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین

(ادارہ)

(۵)۔ افسوس! جماعت احمدیہ میلاپالم کے ایک خادم مکرم خضر محی الدین صاحب مورخہ ۱۳/۱۱/۸۷ کی صبح کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ مرحوم کے دل میں تبلیغ کا جنون تھا۔ میلاپالم جماعت کے قیام میں مرحوم کی انتھک کوششوں اور جدوجہد کا بڑا دخل ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی مخلصانہ خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے آمین۔

(خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس)

قسط اوّل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

تاریخ انبیاء شاہد ہے کہ یہ پاک وجود لوگوں کی اصلاح کے لئے آتے ہیں لوگ ان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ انہیں جھوٹا، فریبی وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ مقدس وجود ہر ممکن نیک سلوک ان سے کرتے ہیں اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ مسلم اور غیر مسلم طبقات میں سے آپ نے بے نظیر احسانات کئے ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے حضور کو قتل کرانے، ذلیل کرنے، ناکام کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ یا جنہوں نے کفر کے فتوے دلائے۔ ملک بھر میں دورہ کر کے فتنے بر پا کئے۔ نتیجۃً ایک ہمسایہ ملک میں ظالمانہ طریق پر احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسے پُر احسان اور فیاضانہ سلوک اور عفو اور درگذر کی کوئی مثال اس زمانہ میں نہیں دی جاسکتی جیسے ظالم عربوں کو فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا:-

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

کہ آپ لوگوں کو میں ملامت تک نہیں کرتا۔ یہی رنگ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد رشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ میں پائیں گے۔ اور یہ بھی کہ مخالفین اس یقین سے پُر تھے کہ ضرورت کے وقت آپ کو مجسم رحمت و شفقت پائیں گے۔ یہ ان مخالفین کا تجربہ تھا، ورنہ وہ آپ کی طرف اپنے مصائب کے وقت رجوع کیوں کرتے؟

احوالِ قادیان کی ایک جھلک اور ایک پنڈت جی کا حلفیہ بیان

کسی کو خیال آسکتا ہے کہ شاید حضرت مرزا صاحبؑ جس ماحول میں پلے بڑھے وہی بہت اچھا تھا جو آپ میں خوش اخلاقی و فضیلہ پیدا کرنے کا باعث بنا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تھا۔ قادیان کی اس وقت کی حالت کا اندازہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے اس بیان سے کیجئے۔ جنہوں نے حضور کے دعویٰ سے پہلے قادیان کی حالت دیکھی تھی کہ:-

"یہاں کے عام لوگ اُردو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ بڑی بڑی عمر کے مرد لنگوٹی باندھتے تھے اور قریباً برہنہ رہتے تھے رات کو مرد عورت کپڑے اتار کر بستر اوپر رکھ لیتے تھے اور ننگے لحافوں میں گھس جاتے تھے بچے بڑی عمر تک ننگے پھرتے تھے سروں میں بیچ میں سے بال منڈائے ہوئے ہوتے تھے۔ خدا و رسول کا نام تک نہ جانتے تھے۔ دال یا گڑ یا لسی یا آم کا اچار بس یہی نعمتیں تھیں۔ سواری کے لئے بیل گاڑی یا یکہ ہوتا تھا۔ بیماری ہو تو کوئی علاج کا انتظام نہ تھا مکانات تنگ اور کچے اور گندے تھے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ روایت نمبر ۸۷۰)

اب آپ ایک پنڈت صاحب کا حلفیہ بیان سنئے جو ۱۸۷۵ء میں قادیان میں بطور نائب ٹیچر آئے۔ اس وقت حضرت مرزا صاحبؑ کے والد صاحب زندہ تھے۔ پنڈت جی چار سال قادیان میں رہے۔ ان سے یہ بیان سب جج درجہ اوّل سیالکوٹ کے ریڈر میاں محمد فضل الٰہی صاحب نے یہ بتائے بغیر لیا کہ وہ احمدی ہیں۔ اور حضور کے دعویٰ سے پہلے کے حالات پوچھے اور بہت سے سوالات کئے۔ اور آخر میں کہا کہ یہ بیان لیتے ہوئے ساڑھے پانچ گھنٹے گذر گئے ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ آپ مرزا صاحب کا کوئی عیب مجھے بتائیں۔ مگر آپ نے میرا مطلب پورا نہیں کیا میرا مطلب یہ تھا کہ اس وقت (۱۹۳۵ء) کی مخالفانہ فضاء کے ماتحت مجھے مخالف سمجھ کر وہ کچھ بتائیں گے۔ انہوں نے پانچ منٹ سوچ کر کہا کہ میں کیا بتاؤں اگر کوئی عیب ہو تو بتاؤں جھوٹ کس طرح بولوں۔

پنڈت جی نے بیان کیا کہ میں مرزا صاحب کے پاس اکثر جاتا تھا۔ میں شام کو مسجد خاص میں (یعنی اقصیٰ) میں آپ سے فارسی کی کوئی کتاب سُننے یا طب کی ایک کتاب پڑھنے جاتا تھا۔ آپ قانون اور حکمت میں لائق تھے۔ خوش اخلاق متقی اور پرہیزگار تھے۔ میرے ساتھ آپ کے تعلقات دوستانہ تھے۔ آپ بڑی خندہ پیشانی سے ملنے والے خوش خلق، حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے۔ مرزا صاحب کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ کبھی کبھی دیگ پکوا کر غربا اور مساکین کو کھلاتے تھے۔ علاج مفت کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ساتھ مشفقانہ تعلق تھا۔ آپ کے دوست کشن سنگھ کنگھیاں بنانے والا، شرمپت اور ملاوامل تھے۔ آپ قریبی رشتہ داروں کو ذلیل کرنا نہیں چاہتے تھے اور نہ ہی کسی کی برائی چاہتے تھے زائرین کی عزت و تکریم کرتے تھے۔ آپ جب کبھی کوئی چیز منگواتے تو پیسے پہلے دیا کرتے تھے۔ نوکروں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتے تھے۔ آپ کے چچا زاد بھائیوں مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین کا چلن ٹھیک نہ تھا نہ نماز روزہ کی طرف راغب تھے ان میں تمام دنیا کے عیب تھے۔ مرزا غلام احمد صاحبؑ میں میں نے کوئی عیب نہیں دیکھا۔ نہ کبھی سُنا تھا۔ ایک سکھ کو مسلمان کر دیا تھا صرف یہ عیب ہے اس کے سوا میں نے کوئی عیب نہ دیکھا نہ سُنا

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ روایت نمبر ۷۵۱)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نبوۃ سے پہلے کی زندگی کے بارے یہ چیلنج دلوایا ہے کہ:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس)

کہ میں تمہارے اندر ایک عمر تک اپنے دعویٰ سے پہلے رہا ہوں کیا تم سمجھ سے کام نہیں لیتے؟ یعنی کیا میری زندگی میں کوئی عیب جھوٹ کا تم نے پایا کہ چالیس سال کی عمر کے بعد یکدم میں نے افترا باندھا اور خدا تعالیٰ پر جھوٹ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر بعد میں بھی مخالفین کوئی الزام نہیں لگا سکے۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی پر نکتہ چینی کر سکتا ہے؟"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

پنڈت دیوی رام جی نے غالباً اپنے اس بیان میں نہال برہمن کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ مقدمہ باز مشہور تھا اور اس نے اپنی دونوں لڑکیاں چوری کے الزام میں قید کرادی تھیں۔

حضرت عرفانی صاحبؓ اس بھارو دت برہمن کے جوانی میں مشہور مقدمہ باز ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ آخری عمر تک تقریباً اس کی یہی حالت رہی وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدسؑ کے خاندان کے ساتھ بالعموم مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا تھا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت ایسی انتہائی خراب ہو گئی تھی کہ بعض دفعہ اسے اپنی روزانہ ضروریات کے لئے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اسنے ایک دفعہ حضرت اقدس کے دروازہ پر آکر ملاقات کی خواہش ظاہر کی حضرت اقدسؑ تشریف لائے تو اس نے اپنا قصہ کہنا شروع کیا حضور نے تسلی دی بلکہ پچیس روپیہ کی رقم بھی لاکر دی (جو اس زمانہ کے لحاظ سے بہت بڑی رقم بنتی ہے) اور فرمایا کہ فی الحال اس سے کام چلاؤ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا چنانچہ اس کے بعد اس کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد آتا

اور انہی فروخت دیا تھا۔ جس کے لئے ایک معقول رقم آپ سے مل جاتا۔

مزید برآں اس نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ سے بھی ایک معقول رقم بطور قرض لی جب ادائیگی کے دن آئے وقت گذر گیا اور مطالبہ کیا۔ مگر اس نے پراتنا سے مہر مہری کا جواب دے کر ٹال دیا تو آپ کے کچھ مریدوں نے جب اسکی بابت مطالبہ کیا تو اس نے اوپر کا واقعہ سنایا اور کہا کہ مولوی صاحب بار بار آدمی بھیجتے ہیں مرزا جی تو ہمیشہ مجھے روپیہ دیتے ہیں اور اس سے میرا گزارہ چلتا ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت مولوی صاحب نے آئندہ مطالبہ کرنے سے منع فرما دیا۔ اسی طرح ایک اور شخص پنڈت بیج ناتھ بیجنوت سے بھی بعض اوقات حسن سلوک کرتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ دوم۔ صفحہ ۱۷۱۔ صفحہ ۱۷۹)

ایک اور پنڈت جی کا بیان

حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کس قدر محبت کے تعلقات غیر مسلموں سے تھے اور ان میں سے اچھے لوگ آپ سے تعلقات رکھنا پسند کرتے تھے اور خط و کتابت کرتے تھے اس کا علم لالہ کامیشور صاحب گھڑی ساز دھرمسالہ علاقہ کانگڑہ کے اس تحریری بیان سے ہوتا ہے کہ:

مجھے ایک واقعہ حضرت مرزا صاحب کی سچائی کا یاد ہے جو کہ میرے دوست پنڈت مولا رام صاحب ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ دھرمسالہ نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ پنڈت جی کا میرے ساتھ دوستانہ سلوک تھا۔ وہ ہر ایک قابل ذکر بات مجھ سے کرتے تھے چنانچہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا جس سے دھرمسالہ اور کانگڑہ تباہ ہوا (ایسے تباہی والے زلزلے کی مثال اس علاقہ میں کئی ہزار سال میں نہیں ملتی۔ ناقل) زلزلہ آنے سے پانچ منٹ پہلے پنڈت جی نے مجھ سے ذکر کیا کہ کل شام مرزا صاحب کا خط آیا ہوا ہے۔ رات کو میں پڑھ نہ سکا۔ ابھی پڑھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب کی تحریر زیادہ دلچسپ ہوتی ہے اور علمی ہوتی ہے اس لئے مجھے پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اور جب کسی بات کے متعلق مجھے کوئی سوال درپیش ہوتا ہے تو میں مرزا صاحب کی خدمت میں لکھ دیا کرتا ہوں۔ ان کی طرف سے مجھے ایسا جواب آتا ہے جس کے پڑھنے سے میرے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ آج بھی میرے ایک سوال کا جواب آیا ہے۔ اور میں اسے پڑھ رہا تھا کہ زلزلہ آگیا۔ میں خط پڑھتے پڑھتے اپنے مکان سے باہر نکل آیا اور مرزا صاحب کے خط کی بدولت میری جان بچ گئی۔ چنانچہ جس وقت میں نے پنڈت صاحب کو باہر دیکھا۔ مرزا صاحب کا خط ان کے ہاتھ میں تھا۔ مجھ میں بھی اعتقاد رکھتا ہوں کہ جو بات مرزا صاحب کرتے تھے وہ خدا سے علم پا کر کرتے تھے اور آپ واقعی خدا رسیدہ انسان تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ روایت نمبر ۷۵۲)

غیر مسلموں سے حسن سلوک

لالہ ملاوامل جی اور لالہ شرمپت جی کو آپ اپنے الہامات سناتے تھے نزول المسیح میں نشانات کے گواہ کے طور پر ان کے نام آپ نے درج کئے ہیں۔ ۱۸۸۴ء میں دہلی شادی کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے باراتی صرف دو افراد تھے ایک لالہ ملاوامل جی اور دوسرے حافظ حامد علی صاحبؓ

(بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر ۱۵۰ وغیرہ)

آپ کے تعلقات ہندوؤں یا غیر اقوام کے ساتھ ایسے تھے کہ ان سے بہتر ممکن نہیں۔ مورخ احمدیت حضرت عرفانی صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ قادیان کے ہندو ہر ایک مصیبت کے وقت آپ کے وجود میں امین اور مفید صلاح کار پاتے تھے۔ کوئی دوا بتاتے تو اس پر ایک رشی کی بات سے کمتر یقین نہیں رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ یہی نصیحت کرتے اور اس پر بڑا زور دیتے ہیں کہ کسی کا حق تلفی نہ کرو۔ آپ نے ہندو اور دیگر اقوام سے تمدنی تعلقات کو نہایت عمدگی سے نبھایا اور کبھی انہیں قطع تعلق کا موقع نہیں دیا۔

لالہ ملاوامل جی اور لالہ شرمپت جی کی مذہبی معاملات میں سخت مخالفت تھی اور نیز سب احمدیت کی مخالفت میں اپنی قوم اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ ہوتے تھے مگر ان لوگوں کی اس قسم کی مخالفت کے مد نظر حضور نے کبھی ان سے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ان تعلقات کو کم کیا۔ ان کی آمد و رفت برابر جاری رہتی تھی۔ اور جو خصوصیت ان کو ہمیشہ حاصل تھی وہ حاصل رہی جس وقت چاہتے وہ آکر آپ سے ملتے اور اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتے جب حضور سیالکوٹ میں تھے تو لالہ بھیم سین جی وکیل سے دوستی کے تعلقات پیدا ہوئے۔ وہ حضور کی خدا ترسی اور مقرب الی اللہ ہونے کے قائل تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی ضرورتوں اور رنج و راحت میں شریک ہوتے تھے۔ لالہ جی نے اپنے فرزند لالہ کنور سین جی کی خدمات حضور کے پیش کی تھیں چونکہ اور وکلاء کام کر رہے تھے اس لئے حضور کو قبول کرنے کا موقعہ نہ تھا۔ لالہ کنور سین جی ۱۹۲۵ء میں جموں میں جج تھے (تقسیم ملک کے بعد دہلی لاء کالج کے پرنسپل ہو گئے تھے)

(سیرۃ مسیح موعود حصہ دوم صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

حضرت اقدس کا وہ زمانہ تھا جب ہندو اور مسلم اقوام میں اختلافات کا آغاز ہو چکا تھا۔ مختلف رنگوں میں مثلاً آل انڈیا کانگرس معرض وجود میں آئی۔ اور کچھ عرصہ بعد بالمقابل مسلم لیگ قائم ہوئی۔ اردو اور ہندی کا مسئلہ چھڑ گیا۔ ایک دوسرے کی بنی ہوئی مٹھائیوں کا کھانا بھی بعض علاقوں میں ناپسند کیا جاتا تھا اس پس منظر میں بھی حضور علیہ السلام کے طرز عمل کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حضور کا طریق عمل ہر ایک احمدی کے لئے قابل تقلید ہونا تھا۔

آپ کا عمل یہ تھا کہ آپ ہندو دکانداروں سے کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔ اور ان کے تحفے قبول کرتے تھے۔ ایک دفعہ تازہ جلیبیاں آئیں۔ آپ نے ایک اپنے منہ میں ڈال لی۔ تو راولپنڈی کی ایک عورت نے گھبرا کر کہا کہ یہ ہندوؤں کی بنی ہوئی ہیں۔ فرمایا پھر کیا ہے۔ اور مثالیں دے کر اس عورت کو سمجھایا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ روایت نمبر ۸۱۵)

جماعت میں داخل ہونے کی بعض شرطیں ہیں۔ ایک شرط حضور نے یہ رکھی کہ وہ دل سے عہد کرے کہ عام مخلوق کی ہمدردی میں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے خدا کی دی ہوئی طاقتوں اور نعمتوں سے انسانوں کو فائدہ پہنچائے گا۔

ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ اپنے تو درکنار، میں تو کہتا ہوں کہ دوسروں اور غیر مسلموں کے ساتھ بھی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۲)

لالہ ملاوامل جی

لالہ ملاوامل جی کا بیان ہے کہ مجھے بائیس سال کی عمر میں ریگن (یعنی SCIATICA) کا درد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب ایک خادم کے ذریعہ میری خبر منگواتے تھے اور خود بھی میرے مکان پر آکر حال دریافت کرتے اور علاج بھی کرتے تھے۔ ایک رات کو ایک دوا سے اچھی فراغت ہوئی۔ اور آخر پر خون آنے لگا اور کمزوری بہت ہو گئی۔ اور آخر پر خون آنے لگا۔ اور کمزوری بہت ہو گئی۔ معمول کے مطابق صبح صبح خادم حال پوچھنے آیا تو میں نے حال بتا کر کہا کہ مرزا صاحب خود تشریف لائیں۔ آپ فوراً میرے مکان پر آئے اور میرا حال دیکھ کر تکلیف محسوس کی اور فرمایا کہ دوائی کی مقدار کچھ زیادہ تھی۔ اور فوراً اسبغول کا لعاب نکلوا کر مجھے دیا جس سے سوزش۔ خون کا آنا بند ہو گیا۔ اور درد کو آرام آگیا۔

حضور کا مقام ایک رئیس اعظم کا تھا اور اپنی خاندانی وجاہت کی وجہ سے آپ اس طرح کسی کے گھر آتے جاتے نہیں تھے۔ لیکن اخلاق ہمدردی اور مریضوں کی بیمار پرسی میں آپ کسی قسم کا امتیاز نہیں کرتے تھے یہی سرگرم آریہ لالہ ملاوامل جی ٹی بی کے بیمار ہو گئے۔ اور عرصہ تک اس موذی مرض میں بیمار رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ جب ان کی مرض انتہا کو پہنچ گئی اور آثار مایوسی کے ظاہر ہو گئے تو ایک دن میرے پاس آ کر اور اپنی

زندگی سے ناامید ہو کر بہت بیقراری سے رو رہے تھے۔ میرا دل ان کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تو الہام ہوا۔

قلنا یا نار کونی بردا و سلاما

کہ ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہو جا نیز خواب میں دیکھا کہ میں نے انہیں قبر سے نکالا ہے۔ یہ الہام اور خواب انہیں اور دیگر ہندوؤں کو بتلا دیئے گئے۔ اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے دعویٰ کیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا۔ اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا۔ چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ وہ اس بیماری مرض سے بکلی صحت پا گئے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸ حاشیہ در حاشیہ علاوہ شحنہ حق صفحہ ۲۰ و نزول المسیح صفحہ ۱۹۰)

لالہ جی موصوف تقسیم ملک کے بعد کوئی پچانوے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ حضور علیہ السلام کی صداقت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ انہوں نے تقسیم ملک سے فسادات میں اپنے بیٹے کو یہ تاکید کی تھی کہ جماعت احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی مخالفانہ حصہ نہ لیا جائے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کا خاندان پہلے ایک زمانہ میں قادیان سے نکال دیا گیا تھا۔ اس وقت تو کوئی پیشگوئی واپسی کی نہ تھی۔ اب تو پیشگوئی بھی ہے۔

لالہ شرمپت جی کا علاج

حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ لالہ شرمپت جی کے پیٹ پر پھوڑا نکل آیا۔ جس نے نہایت خطرناک شکل اختیار کر لی۔ حضور کو اطلاع ہوئی تو آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جو کہ نہایت تنگ و تاریک تھا۔ میں بھی ساتھ تھا۔ حضور نے دیکھا کہ لالہ جی بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور بیقراری اور پریشانی سے باتیں کر رہے ہیں۔ گویا انہیں اپنی موت کا یقین تھا حضرت نے ان کو بہت تسلی دی۔ اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں میں ڈاکٹر عبداللہ کو مقرر کر دیتا ہوں۔ اس وقت یہی اکیلے اور بڑے ڈاکٹر تھے۔ چنانچہ حضور خود ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خاص طور پر علاج پر مقرر کیا۔ اور اس علاج کا کوئی بوجھ لالہ جی پر نہیں ڈالا گیا۔ حضور روزانہ بلاناغہ ان کا حال دریافت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور جب زخم بھرنے لگا اور ان کی حالت نازک حد تک اچھی ہوگئی تو حضور دو دفعہ سے جانے لگے۔ لیکن ان کے صحت یاب ہونے تک مزاج پرسی کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضور کا طریق تھا کہ اُن کے گھر میں مسکراتے ہوئے داخل ہوتے اور مسکرانے اور ہنسنے کا ایک اثر لالہ جی اور ان کے ساتھ والوں پر پڑتا۔ لالہ جی ہمیشہ دعا کے لئے کہتے۔ حضور انہیں کچھ تسلی دیتے اور فرماتے فکر نہ کرو۔ میں دعا کرتا ہوں۔ تم اچھے ہو جاؤ گے۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم صفحہ ۱۶۳ تا صفحہ ۱۶۵)

اپنے بھائی کے خلاف سچی گواہی دینا

مسجد اقصیٰ سے متصل جو دفاتر والی عمارت ہے اسی کے ساتھ ہندو تھے اس کے ساتھ چبوترہ کی زمین حضرت مرزا صاحب کے خاندان کی تھی لیکن اس پر دیرینہ قبضہ ہندو مالکان مکان کا تھا۔ حضور کے بڑے بھائی نے اس جگہ کے حصول کے لئے مقدمہ کیا دنیا داروں کا قاعدہ ہے کہ جس کو وہ اپنا حق سمجھتے ہوں اس کے لئے جھوٹی گواہیاں مہیا کرتے ہیں۔ ان ہندو مالکان نے عدالت میں یہ بات پیش کی کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی سے گواہی لی جائے۔ وہ جو کہہ دیں گے ہمیں منظور ہوگا چنانچہ حضور نے ہندو مالکان کے حق میں گواہی دی کہ میں نے ان لوگوں کو اس راستے سے آتے جاتے اور وہاں بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہا ہوں اس شہادت کی بناء پر عدالت نے آپ کے بھائی کے خلاف ہندو مالکان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بھائی نے بہت بلکہ حد درجہ کی خوشی کی اور بہت ناراض ہوئے لیکن آپ نے کہا کہ جب واقعہ یہ ہے تو میں کس طرح اس کا انکار کر سکتا تھا۔

(الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء و الفضل جلد ۲۴ نمبر ۱۰۱)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ بلا امتیاز مذہب و ملت اپنے عزیزوں کے ناحق ہونے پر ان کے خلاف گواہی دینے میں تامل نہ فرماتے تھے۔ آپ نہایت خدا ترس اور راست گفتار تھے۔ آپ کی اہلیہ اول سے بڑے فرزند

اپنے بیٹے کے خلاف سچی گواہی

محترم مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک شخص کے خلاف دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ گو مرزا صاحب حق پر تھے۔ لیکن بعض ضمنی اور اصطلاحی باتوں میں حضور کی شہادت دوسرے فریق کے حق میں جاتی تھی۔ جس سے خاندان کی بھاری جائیداد ہاتھ سے جاتی تھی۔ دوسرے فریق نے باوجود مخالف فریق ہونے کے حضرت مرزا صاحب کی گواہی اپنے بیٹے کے دعویٰ میں رکھوا دی۔ حضور نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں حقیقت کے خلاف بات ہرگز نہیں کہوں گا۔ سو آپ نے سچ کا دامن نہیں چھوڑا۔ چنانچہ بھاری نقصان برداشت کر کے جائز حق چھوڑ دیا گیا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۰۷-۲۰۸)

دشمنوں سے حسن سلوک

دین کی خاطر افغانستان اپنا وطن ترک کر کے محترم سید احمد نور صاحب قادیان آگئے تھے اس زمانہ میں قادیان کے واحد مالک حضرت مرزا صاحب کا خاندان تھا سید صاحب اپنے ساتھیوں کی مدد سے ڈھاب کی نشیب جگہ میں مکان بنانے لگے۔ تو غیر مسلموں کی طرف سے ان پر حملہ کر دیا گیا اور سامان چھین لیا گیا۔ پھر انہی حملہ آوروں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب و دیگر بعض معززین جماعت کے خلاف فوجداری نالش بھی کر دی۔ حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کے ارشاد پر پولیس کو اصل واقعہ سے اطلاع دی۔ تو پولیس نے سولہ افراد کا چالان کر دیا چنانچہ ساری کارروائی میں شہادت صفائی وغیرہ ہو کر اب تاریخ فیصلہ مقرر ہوئی۔ تو فیصلہ سے ایک روز پہلے یہ لوگ حضور سے معافی مانگنے آئے۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ میں عدالت میں کہہ دوں کہ حضور نے معاف کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ فوجداری مقدمہ ہے اس میں مدعی سرکار ہے۔ اور اب تو فیصلہ سنانے کی تاریخ ہے۔ فرمایا آپ عدالت میں میری طرف سے کہہ دیں کہ میں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ دوسرے روز میں نے سردار غلام حیدر خان صاحب کی خدمت میں میں نے بات کہہ دی۔ تو سردار صاحب نے کہا کہ اس کیس میں تو سرکار مدعی ہے اور میں نے تو فیصلہ لکھ دیا ہے۔ میں نے جواب دیا میں نے یہ بات حضور کی خدمت میں کہہ دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں آپ سے کہہ دوں کہ انہوں نے معاف کر دیا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ صاحب نے کہا کہ اچھا مرزا صاحب نے معاف کر دیا ہے تو ہم بھی معاف کر دیتے ہیں اور ان ملزموں کو کہا کہ بہت افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے نیک شخصیت کو دکھ دیتے ہو۔

ان ہمسایوں معاندوں کے ساتھ حسن سلوک کی ایک بات اسی مقدمہ کے دوران کی سنئے۔ ایک بانگرو جٹ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا ہمسایہ تھا۔ یہ جماعت احمدیہ کا بہت بڑا دشمن تھا اور ہمیشہ دوسروں سے مل کر احمدیوں کو تنگ کرتا تھا اور گالیاں دینا تو ایک معمول تھا وہ پہلے فوج میں ملازم رہا تھا اس کے بھتیجے کی بیوی بیمار ہوگئی مشک کی ضرورت تھی۔ کسی اور جگہ سے نہیں ملتا تھا وہ حضور کے دروازہ پر گیا اور دستک دی حضور علیہ السلام اس کی آواز پر فوراً ہی تشریف لے آئے۔ اس نے مشک مانگی۔ حضور نے کہا کہ ٹھہرو میں ابھی لاتا ہوں بغیر انتظار میں رکھے اندر تشریف لے گئے اور کوئی نصف تولہ مشک لا کر حوالہ کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ اور ضرورت ہو تو اور لے جانا۔

(سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام حصہ دوم صفحہ ۲۸۵، تقریر حضرت عرفانی صاحب بابت ذکر حبیب بر جلسہ سالانہ ۵۲ء مطبوعہ)

باقی

ولادت :- مورخہ ۲۹ نومبر کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پانچ بچوں کے بعد پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے محمود احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد صادق صاحب عارف قادیان کا پوتا اور مکرم محمد عادل صاحب آف دھرم سیکری پور کا نواسہ ہے۔ نومولود کے صحت و سلامتی درازی عمر نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد راشد عارف قادیان

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

آنند گڑھ ٹاؤن (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی تحریر کرتے ہیں کہ :-

مورخہ ۲۰/۱۰/۸۷ کو ہائی سکول، آنند گڑھ ٹاؤن کے سیمینار ہال میں جناب درگا پرشاد ہوتا صاحب (ڈی ۔ او) کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم سبحان صاحب کی تلاوت مکرم شہباز صاحب کی نظم کے بعد سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم داموہر مسرا صاحب نے ہمارا تعارف کرایا۔ ازاں بعد خاکسار نے وید گیتا اور قرآن کی صحیح تعلیم کو پیش کرتے ہوئے موقع کی مناسبت سے حاضرین کو تبلیغ کی۔ بعدہٗ مکرم جمعہ خان صاحب اور صدر مجلس نے تقریر کی۔ جلسہ میں ستر کے قریب استاد اور استانیاں اور تین صد کے قریب طلباء حاضر تھے۔ خدا تعالےٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

● — مورخہ ۲۹/۱۰/۸۷ کو ہندوؤں کی سنستھا "ست سنگ" جس کے گورو جناب انوکولیا چندر ٹھاکر ہیں کی طرف سے ایک سالانہ جلسہ ہوا۔ خاکسار کو بھی اس میں مدعو کیا گیا۔ اس اجلاس میں جناب انوکولیا چندر ٹھاکر کو اس زمانہ کا اوتار ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں وید بھگوت گیتا اور دیگر مذہبی کتب سے ثابت کیا کہ اس زمانے کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ خاکسار کی تبلیغ کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ خدا تعالےٰ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین ۔

لجنہ اور ناصرات کے سالانہ اجتماعات

● — محترمہ مبارکہ عزیزہ صاحبہ سیکرٹری نگران ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۵/۱۰/۸۷ کو ٹھیک گیارہ بجے سالانہ اجتماع صوبہ آندھرا پردیش خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ عزیزہ ہندا یاسمین کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا اور حدیث سنائی گئی۔ بعدہٗ سیکرٹری ناصرات محترمہ ناصرہ شمس صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش نے اجتماعی دعا کرائی اور حیدرآباد کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ ابعد ازاں ناصرات کا حسنِ قرأت اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ خواجہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ چرلہ پلی ٹھیک تین بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ اور ناصرات کا تبادلہ دورکی۔ حفظِ قرآن، نظم خوانی اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی اور نمایاں رنگ میں کام کرنے والی ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● — محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر کرتی ہیں کہ :-

مورخہ ۲۵/۱۰/۸۷ کو ٹھیک گیارہ بجے "دار الفضل" میں ناصرات الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد چھوٹی بچیوں نے چند عربی نظم پڑھی۔ بعد ازاں معیار اول دوم سوم کی بچیوں نے حفظِ قرآن، حسنِ قرأت، تقاریر، نظم خوانی، فی البدیہہ تقاریر، دینی معلومات اور سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ اس موقعہ پر مختلف کھیلیں بھی کروائی گئیں۔ پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کے علاوہ نماز کی پابندی کرنے والیوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔ آخر میں دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● — محترمہ فاخرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پنگال تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۳۱/۱۰/۸۷ کو بعد نماز ظہر خاکسار کی زیر صدارت ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہوا۔ عزیزہ بشریٰ بیگم کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔ بعد ازاں حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔

اگلے روز نماز ظہر کے بعد لجنہ کا اجلاس بھی خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد حسنِ قرأت، نظم خوانی، تقاریر اور مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا۔ مقابلہ جات میں مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت، مکرم جمعہ خان صاحب نائب صدر اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں صدر صاحبہ نائب احمدیہ پنگال نے بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ مکرمہ الحسن بی بی صاحبہ نائب صدر اور خاکسار نے بھی تقاریر کیں۔ مکرم شمس الحق خان صاحب کی اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کوناورم (آندھرا) میں پہلی مجلس مذاکرہ

مکرم عبد النبی صاحب سیکرٹری تبلیغ کوکنورو (آندھرا) تحریر کرتے ہیں کہ :-

مورخہ ۱۰/۸/۸۷ کو مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ اور مکرم عبد العزیز صاحب زعیم انصار اللہ گوری دیوی پیٹ ایک نئے مقام کوناورم "ضلع کھمم" روانہ ہوئے۔ مکرم مصطفیٰ صاحب صدر کوناورم اور مکرم عثمان صاحب متولی مسجد کے تعاون سے اس علاقہ میں تبلیغ کی گئی۔ کوناورم میں مسلمانوں کے صدر مکرم مبلغ صاحب اور مکرم زعیم انصار اللہ کو اپنے گھر لے گئے۔ اور مجلس سوال و جواب منعقد کی۔ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے تسلی بخش جواب دیئے جن کا سامعین پر اچھا اثر پڑا۔ اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ دہلی کے زیر اہتمام ہفتہ تحریک جدید

محترمہ قبول بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی رقمطراز ہیں کہ :-

مورخہ ۵/۱۱/۸۷ بوقت شام سات بجے ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں پہلا اجلاس خاکسار کے گھر پر ہوا۔ عزیزہ برکت اللہ خان کی تلاوت کے بعد عزیزہ نصر اللہ خان نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے تحریک جدید کے قیام کی غرض و غایت اور مطالبات پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں چار غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس اگلے روز شام چار بجے سیکرٹری لجنہ عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے گھر پر منعقد ہوا۔ عزیزہ بشریٰ بیگم کی تلاوت اور عزیزہ کوثر بیگم کی نظم کے بعد محترمہ امۃ القدوس صاحبہ اور جمیلہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ اسی طرح مورخہ ۱۲/۱۱ تا ۱۴/۱۱ روزانہ اجلاس ہوتے رہے اور مختلف موضوعات پر تقاریر کی جاتی رہیں۔ خدا تعالےٰ ہماری حقیر مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

سونگھڑہ میں تربیتی جلسہ

مکرم سید فضل نسیم صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ تحریر کرتے ہیں کہ :-

مورخہ ۵/۱۱/۸۷ بعد نماز عشاء محلہ کو سیمی میں مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب کے مکان پر ان کے پوتے کے عقیقہ کے موقعہ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب نے کی۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم سید انوار الدین صاحب نے نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب اور محترم صدر انجمن نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم کا بابرکت انعقاد

محترمہ نعیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر تحریر کرتی ہیں کہ :-

مورخہ ۱۸/۱۱ کو بعد نماز عصر محترمہ افضل النساء صاحبہ کے مکان پر جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا جس میں ناصرات و لجنہ کے علاوہ دو غیر از جماعت مستورات نے بھی شرکت کی۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ نے نعت اور مکرمہ مریم بی صاحبہ نے حمد پڑھی۔ بعدہٗ افضل النساء صاحبہ، سلیم النساء صاحبہ نے سیرت پاک پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ کی نظم کے بعد ناصرات نے آنحضور ؐ کے مکارم اخلاق پر مضامین پڑھے۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی اور آخر میں شیرینی تقسیم ہوئی۔

● — محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان تحریر فرماتی ہیں کہ :-

مورخہ ۷/۱۱/۸۷ کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے چاروں حلقہ جات نے جامع مسجد کمپرہ میں بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی ؐ کا انعقاد کیا۔ جس میں لجنہ و ناصرات کی ۴۳ ممبرات نے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا۔ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا۔ ۹ بجے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — مکرم حفیظ احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۸ ؍ نومبر اتوار شام ساڑھے چھ بجے زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد امینی جلسہ سیرت النبی کا انعقاد احمدیہ ایجوکیشنل سوسائٹی میں کیا گیا۔ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کی تلاوت کے بعد مکرم ظہیر عالم صاحب نے نظم پڑھی۔ افتتاحی صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم اور محترم صدر جلسہ نے سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں کو نہایت دلکش انداز میں اجاگر کیا۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں بہادر گنج مسجد کے امام جناب عبد اللطیف صاحب لودھی پور کے سابق قاضی مکرم محمود شاہ صاحب نیز احمد حسن پور کٹیا اور بیدہ کے بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے آخر میں مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی صدر جماعت کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — مکرم ابن کنج احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد پینگاڈی لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۱۴ ؍ ۱۱ کو مدرسہ احمدیہ کے ہال میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا جس میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب کے علاوہ پردہ کا رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔

مکرم ایس۔ وی قمر الدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم سی۔ ایچ عبد الحمید صاحب اور مکرم ایس وی محمد فضل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی و اردو منظوم کلام پڑھا۔ مکرم ایم جمیل احمد صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعد مکرم ایم پی پالا کرشنن (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول اڈاپو) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب کرپا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ۸ بجے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● — مکرمہ فاخرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی لکھتی ہیں کہ:۔

مورخہ ۸ ؍ ۱۱ کو بعد نماز ظہر خاکسارہ کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مکرمہ صغیرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ماؤں اور بچوں مستورات اور آٹھ ناصرات نے سیرت پاک کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسارہ نے بھی آنحضور کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ دعا کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی اور تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی۔

● — مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی لکھتی ہیں کہ جلسہ ۸ ؍ ۱۱ کو سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ خاکسارہ کی تلاوت کے بعد مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی بعدہٗ انہوں نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — مکرم حبیب احمد صاحب سیکرٹری مال رامانت واڑی تحریر کرتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۲۰ ؍ ۱۱ بروز جمعہ سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم ... احمد نے نظم پڑھی اور مکرم نذیر احمد صاحب نے سیرت پاک پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ مکرم سکندر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم یوسف احمد صاحب محترم صدر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● — مکرم است عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری آرایا پورم لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۱۲ ؍ ۱۱ بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسلم مشن میں سیرۃ النبی کا جلسہ زیر صدارت مکرم ایم۔ اے شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ آرایا پورم منعقد کیا گیا۔ مکرم ایم۔ اے فرید صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم پی۔ اے اسماعیل صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب کا ناڈو مدیر ادارہ تامل ایشیائی مکرم پی ... صاحب کا کنا ڈو اور مکرم اے۔ امان صاحب کا کنا ڈو نے تقاریر کیں۔ صدر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● — مکرم واثق خان احمدی مسلم ... جدید سورو لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۵ ؍ اور ۶ ؍ نومبر کو جلسہ سیرت النبی مسجد احمدیہ سورو میں شاندار طریق سے منعقد کیا گیا۔ ۵ ؍ نومبر شام ساڑھے چار بجے خاکسار کی صدارت میں اطفال الاحمدیہ کی طرف سے جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز شیخ محسن اور نظم مختار حسین، سرفراز علی، ذو الفقار علی صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ عزیزم حفیظ الدین سید احمد، اسرائیل خان اور ناگر علی نے حضور پاک کی سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ بعد دعا ساڑھے پانچ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۶ ؍ نومبر شام چھ بجے خاکسار ہی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن

مکرم قاری غلام مرتضیٰ صاحب آف بالاسور کی نظم سید احمد اور کریم الدین نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد اڑیہ زبان میں نظم پڑھی گئی اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ بعدہٗ صدر جماعت نے ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر اجلاس برخاست کیا خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

● — مکرم غلام مرتضیٰ صاحب معلم وقف جدید کالو نے تحریر کیا کہ:۔

جماعت احمدیہ کالو اور مرشد آباد نے ۱۲ ؍ ربیع الاول کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد اہلحدیث کی مسجد کے سامنے کیا جس میں تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی نظم شمس الدین ڈالی نے پڑھی۔ بعدہٗ مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر روشنی ڈالی۔ صدر اجلاس مکرم شمس ڈالی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● — محترمہ شاہدہ منیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور لکھتی ہیں کہ محترمہ رحمت النساء صاحبہ کی زیر صدارت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مورخہ ۸ ؍ ۱۱ کو دوپہر ٹھیک ۲ بجے بمقام دار الفضل بڑے پیمانہ پر منایا گیا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے کی۔ محترمہ منورہ نعیم نے عہد نامہ دہرایا۔ حدیث کشور جہاں کے ساتھ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے پڑھ کر سنائی اور خاکسار نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد مردوں کے جلسہ کی کارروائی ساعت کی جس میں محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج دفتر نور بیورو مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔

● — محترمہ سیدہ عزیزہ خواجہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد لکھتی ہیں کہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ دو بہنوں نے آنحضرت کی شان میں نظمیں پڑھیں اور پانچ بہنوں نے آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

● — محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تیما پور ریفہ راز ہیں کہ جلسہ کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا بعدہٗ چار بہنوں نے آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس دوران تین بہنوں نے آنحضرت صلعم کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

درخواست ہائے دعا

● — مکرم محمد اشرف صاحب سٹالائٹ ٹاؤن لاہور اپنی اہلیہ محترمہ عذرا سلطانہ صاحبہ جنہیں گیسٹر کی وجہ سے اکثر دل کی تکلیف لاحق ہو جاتی ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے ● — مکرم حاجی عبد القیوم صاحب لکھنؤ اعانت بدر پچاس روپے ادا کر کے محترم محمد اخلاق صاحب، اور ان کے بیٹے عزیزم محمد اسحٰق سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت، سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — مکرم حبیب اللہ صاحب گوسنگا رانچی (بہار) اپنے بچوں عزیزان محمد ظفر اللہ، محمد جنید، محمد جاوید، فوزیہ پروین اور تنویر بشریٰ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بولی اپنی بائیں آنکھ جو موتیا بند کے کامیاب آپریشن اور بینائی بحال ہونے نیز برادر نسبتی مکرم عبد الجبار صاحب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) کی کامل و عاجل شفایابی اور چھوٹی بوتی کی صحت و سلامتی کے لئے ● — محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ لودھی ہیلی دس روپے اعانت بدر ادا کر کے اپنی بہن محترمہ سعیدہ بانو صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے ● — مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● — مکرم ڈاکٹر سید جمیل الدین احمد صاحب جمشید پور اور مکرم سید محمود احمد صاحب کٹک کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم عطاء الرحمٰن صاحب بشیالی اپنے زیر تعمیر مکان کے بابرکت ہونے اور والدین کو قبول حق کی توفیق عطا ہونے کے لئے ● — مکرم سید عتیق احمد صاحب جمشید پور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — اہلیہ مکرم عبد الحمید شریف صاحب سانگلی پندرہ روپے اعانت بدر ارسال کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● — مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش قادیان بعارضہ نائیفائیڈ مسلسل ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

قرارداد تعزیت

بر وفات محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

منجانب: طلباء و اساتذہ مدرسہ احمدیہ قادیان

نہایت افسوس ہے کہ محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کو تقسیم ملک سے پہلے اور پھر بعد میں ایک لمبا عرصہ مرکز سلسلہ قادیان میں ایک جید عالم دین کے طور پر مختلف رنگ میں دینی خدمات کی بجا آوری کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اور زیادہ تر خدمات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ دینی درسگاہ مدرسہ احمدیہ سے متعلق رہیں۔ ۱۹۴۳ء میں جبکہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ مولانا صاحب مرحوم مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر ہوئے اور بعد میں اس کے ساتھ ہی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ کے بھی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ کے طور پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے اور جب مدرسہ احمدیہ کے طلباء میں اضافہ ہونے لگا تو باقاعدہ مدرس مدرسہ احمدیہ مقرر ہوئے اور پھر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل مرحوم کے ریٹائر ہونے پر ۱۹۶۵ء میں مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے تدریسی مشاغل کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی نہایت جید عالم ہونے کی حیثیت سے سلسلہ کی بہت سی علمی خدمات سرانجام دیں۔ قضاء بورڈ اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہے۔ نیز کئی سال سے زیادہ ہفت روزہ بدر کی ادارت بھی کی اور جلسہ سالانہ کے افسر جلسہ سالانہ بھی سالہا سال تک خدمت بجا لاتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایک بیٹی کے خطبہ نکاح میں آپ کے متعلق فرمایا تھا کہ

"مولوی صاحب مرکز سلسلہ قادیان میں دن رات خدمت بجا لانے والوں میں سے ایک ہیں۔"

آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام انعامی مقابلہ مضمون نویسی میں "توحید باری تعالیٰ" پر ایک گرانقدر علمی مقالہ لکھ کر انعام حاصل کیا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کی علمی قابلیتوں اور اعلیٰ دینی خدمات کے پیش نظر سپیشل گریڈ عطا کیا تھا۔ آپ کا حلقہ تلمذ اس قدر وسیع ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند بھی آپ کے شاگرد سلسلہ کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور تقسیم ملک کے بعد فارغ التحصیل تقریباً سب مبلغین و معلمین وغیرہ کو آپ کا شاگرد ہونے کا فخر حاصل ہے۔

آپ کی وفات سلسلہ کے لئے ایک علمی خلاء کا موجب ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء اپنے دلی غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے جملہ اہل خاندان سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہم سب اُن کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو اُن کے نیک نمونے پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس قرارداد تعزیت کی نقول مرحوم کے اہل و عیال۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان۔ ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ بدر اور ایڈیٹر صاحب دوماہی مشکوٰۃ کو بھجوائی جائیں۔

ہم ہیں ـــــ اساتذہ و طلبہ مدرسہ احمدیہ قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ السلام

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۱۵/۱۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
B1/516 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE 275475
RESI 273903
CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINGUISHABLE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

جاتیں پوری کریگا کیا تیری جو ہیں ضرورتیں کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCY.
PLOT No-6. GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP: CIGARETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)
PHONE OFFICE:- 6348179
RESI:- 629389
BOMBAY-400099

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۸۹ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۰۹۶

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے!"
(ارشاد حضرت ناصر الدین)

آٹو ونگس
AUTOWINGS.
13-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004
PHONE 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

[تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد و گوتم احمد اینڈ برادرس بٹ آف جین ڈریسز مین میدان روڈ کیندرا پاڑہ ۷۵۴۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SH. GULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR BHADRAK, DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

گڈ لک الیکٹرانکس (مین سٹریٹ محلہ اسلام آباد کشمیر)	**احمد الیکٹرانکس** کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

الیکٹرونکس، ٹی۔ وی، پوسٹ انکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش: ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001. PHONE NO - 4498

HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI. 670303 (KERALA)

PHONE NO - 12

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: SARA Traders

WHOLE SALE IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD, 500002

PHONE NO - 522860

قرآن شریف یقینی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم)

الٰہ گولڈ ورکس

ہر قسم کا زیور تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۲-۴-۲۴ بالمقابل ہائی کورٹ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر: ۲۰۹۷۹

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NHR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ریگزین ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے